اتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی والمساکین

…ب سالانہ رپورٹ سالانہ انجمن اسلامیہ بریلی

…ن ابتداے یکم ستمبر سنہ ۱۸۹۳ لغایت آخر اگست سنہ ۱۸۹۴ء

…حاجی سید اشفاق حسین خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ بریلی…

فسانۂ یتیم خانہ

سنہ ۱۳۱۲ھ

…ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین باہتمام تمام

…منیر بہادر مطبع انوار محمدی لکھنؤ مین چھپا

حضرات معاونین انجمن کو بطور ہدیہ اور دوسرونکو بقیمت… دیا جائیگا

التماس خاص

یہہ روئداد اکثر اہل ہمت اور رای کی خدمت مین ہدیۃً بھیجی جائیگی اور اغراض اسکے حسب ذیل ہونگے۔

اول یہہ کہ ان صاحبون کو انجمن کی کوششون اور اغراض سے بخوبی آگاہی حاصل ہو۔

دوم اگر اسمین سے کوئی بات قابل اعتراض ہو یا کوئی اور صورت بہبودی اسلام کی اس سے بہتر خیال مین آئے تو اس سے صدر انجمن کو اطلاع بخشین۔

سوم۔ انجمن کی حالت آئندہ پر غور فرما کر اسکی ترقی کی کوئی تدبیر خود فرماوین یا اس سے صدر انجمن کو اطلاع بخشین۔

چہارم بزرگان قوم اور حامیان دین انجمن کو مالی اعانت سے تقویت بخشین

پنجم۔ اڈیٹران اور مالکان اخبار اپنے قیمتی اور معزز اخبار و مین حالات انجمن وقتاً فوقتاً مندرج فرماکر تمام ہندوستان کو اغراض مندرجۂ بالا سے مطلع فرماتے رہین اور اپنے قیمتی پرچے بلا قیمت بھیجنے سے انجمن کو عزت بخشین۔

ہر ایک قسم کا عطیہ خواہ زر نقد ہو خواہ کتابین خواہ کپڑا خواہ کوئی اور چیز جو یتیمون کے کام آسکے یا اغراض انجمن سے کسی اور غرض کے کار آمد ہو عنایت فرماوین تو انجمن بکمال خوشی اور شکر گزاری قبول کریگی اسیطرح قلیل و کثیر دونو کی شکر گزار انجمن ہے۔

شعر

اندک اندک بہم شود بسیار	دانہ دانہ است غلہ در انبار

مصرعہ

بر کریمان کارہا دشوار نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ محمد ن الـ[illegible] طفےٰ والہ المجتبیٰ واصحابہ المقتدے
اے خدا تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تونے اپـ[illegible] فضل وکرم سے سال
حال کو بخیر وخوبی ختم فرمایا اور خیر خواہان قوم کو پھر [illegible] دن دکھایا کہ نہایت خوشی
اور کمال برکت کے ساتھ آٹھوان جلسہ سالانہ انجمن [illegible] اسلامیہ روہیلکھنڈ کا انجام
کو پہونچا۔

جلسہ نہ تھا ہمارے واسطے جلوۂ انوار قدرت تھا کہ تاریکی [illegible] اتفاق کو دلون سے
مٹائے۔ جلسہ نہ تھا باران رحمت الٰہی تھا کہ محبت اور اتفاق کی جڑ کو مزرع
قلوب مومنین مین جمائے۔ جلسہ نہ تھا سرسبزی قوم کی بنیاد تھی۔ جلسہ نہ تھا
بیخ کنی نفاق وفساد تھی۔ جلسہ نہ تھا یتیمون اور بیکسون کا سرپرست تھا جلسہ
نہ تھا بیکسون و مددگار ہر زیردست تھا ولولہ ہمدردی کا بڑھانیوالا حمیت قومی کو
جوش دلانیوالا سوتون کو جگانیوالا آتش محبت کا بھڑکانیوالا دوستون کا ہنسانیوالا
دشمنون کا رلانیوالا۔ وہ اہل اسلام کا باہم شیر وشکر ہوکر بیٹھنا وہ بزرگان قوم کا
جلسے کو عزت بخشنا وہ خطبون اور نصیحتون کا دل کے پار ہونا وہ قوم کے حال
زار پر سب کا زار زار رونا وہ یتیمون کے دعائیہ اشعار پر خوشی اور امید سے

دلونکا بھر آنا وہ انکی معصوم زبانون کی نصیحت کا کام کرنا وہ مقام جلسہ کی شان وشوکت وہ آرائش مکان کی کیفیت غرضکہ جو کچھ وہان تھا وہ سب دلکش و دلربا تھا ۔

شعر

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم   کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

جناب شیخ احمد بخش صاحب رئیس بریلی نے بسنت سابقہ ادا فرمائی یعنے اپنا مکان معہ فرش و فروش و اسباب آرائش جلسہ کے واسطے عطا فرمایا اور بعض روسائے عالیشان جو بیرونجات سے تشریف لائے تھے اونکو بھی اپنے ہی مکان مین فروکش کیا اور اپنا ہی مہمان بنایا شیخ صاحب ممدوح انجمن کے اراکین سے ایک رکن رکین ہین اور جو کچھ کہ اراکین کو بہیئت مجموعی کرنا چاہیے تھا وہ بمقتضائے ریاست و علو ہمت خود اونہون نے اپنے ذمہ لے لیا۔ ودا ایک ہفتہ قبل سے اشتہار تقسیم و چسپان کیے گئے تھے اور بزرگان بیرونجات کے نام خطوط روانہ ہوئے تھے ایک روز قبل یعنے ۲۴ نومبر ۱۸۹۴ء کو رنگین اور پر قلم اشتہارات تمام شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے صبح ہی سے تیاریان جلسہ کی شروع ہوئین دس بجے تک بہت سے ارباب شہر و بیرونجات تشریف لا چکے تھے گیارہ بجے خطیبون نے خطبہائے پرتاثیر بیان فرمائے یتیمون نے بھی اپنے نالہ و افسانہ سنائے غرضکہ بڑی برکت و خوبی کے ساتھ قریب دو بجے کے جلسہ ختم ہوا کچھ چندہ بھی بعد اختتام فراہم ہوا جسکی تعداد دو سو تک پہونچی ۔

عمائد بیرونجات سے اصحاب ذیل تشریف لائے

۱۔ جناب قاضی محمد سلطان حسین صاحب خلف الرشید جناب قاضی محمد امداد حسین صاحب رئیس اعظم مرادآباد

۲۔ جناب منشی سخاوت حسین صاحب وکیل شاہجہانپور رئیس اعظم بدایون

۳۔ جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب مالک مطبع نظامی کانپور۔

اہل شہر کی کوئی فہرست بسبب ہجوم کے مرتب ہو سکی لہذا انجمن صاحبون کے نام پر اکتفا کی گئی جو فہرست چندہ مین مندرج ہین دوسرے بھائی مسلمانون کی تعداد اسقدر کثیر تھی کہ اہتمام جلسہ و مدارات اہل جلسہ نے فرصت انکے نام لکھنے کی نہ دی

لکچر جناب مولوی شجاعت علیصاحب خلف الرشید جناب مولوی ہدایت علیصاحب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ جمیع حاضرین با تمکین و سامعین رحمت قرین کی خدمت مین گذارش ہے اور توجہ و التفات کی خواہش ہے مین اپکو مبارکباد دیتا ہون کہ اپکی انجمن اسلامیہ بریلی کا جو انجمن کلکتہ کی شاخ ہے اور جسکو قائم ہوئے تقریباً اٹھ سال ہوئے آج اوسکا آٹھوان جلسہ سال تمام کا منعقد ہے جسکو از روے عقل اس انجمن کی آٹھوین سالگرہ کی تقریب قرار دے سکتے ہین۔

ہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ سپاس کی جگہ ہے کہ اس انجمن نے اس تھوڑے سے عرصے مین ایسے ایسے کار نمایان متعلق شہر و جبر و نجات انجام دیئے مثل تعمیر چاہ و مساجد و خدمات معابد و تکفین موتے و علاج مرضی و دستگیری ایتام و مفلسین و اصلاح و کوشش رفع نزاعات قومی و غیر قومی و نکاح یتیمات وغیرہ جنکی مفصل کیفیت رپورٹ سالتمام کی ملاحظہ سے آپ لوگونکو بخوبی معلوم ہو سکتی ہے گورنمنٹ اور حکام والا نظام و والیان ریاست کا اپنی طرف متوجہ کر لینا اور دیگر بہتیرے امور جو اس انجمن نے انجام دیئے ہین اسکی محتاج نہین کہ ہم انکی توصیف و تعریف اپنی زبان سے زائد از حد بیان کرین ۔ مشک آنست کہ خود ببوید ۔ نہ کہ عطار بگوید ۔

اس سال مین اگرچہ چند حوادث اور مخالف ایسے باعث ہوئے کہ جو انجمن کو معمولی طور اور پیرائے نسق و قدیمی طریقہ پر آگے چلنے سے باز رکھتے جنکی تفصیل کی رپورٹ سال تمام مشتمل ہے اور یہان پر انکی تشریح کرنا مخل و مہمل ہے مثل قلت معاونت سرکاری وغیرہ جنکا محصل و مآل قلت مداخل و کثرت مخارج ہے مگر ہم ارکین باتمکین انجمن مذکور کا عموماً اور جناب سید مولوی اشفاق حسین صاحب بہادر گورنر انجمن اور جناب مولوی قاضی محمد عبد الجلیل صاحب نائب گورنر کا خصوصاً جنھون نے علاوہ مساعی جمیلہ کے یکمشت زر نقد وافر سے وقتاً فوقتاً ایتام مستہام الایام کی دستگیری کی صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ انکی مساعی حسنات اور برکات حسن نیات کے طفیل سے یہہ انجمن اختتام سال تک مثل اول کے بلکہ اس سے عمدہ طور پر چلتی رہی اور یتیمان بے خانمان کی ہر قسم کی حاجت نکلتی رہی ۔ اس

سال مین چند باتین بہ نسبت سالگذشتہ کے مثل تعلیم خیاطت وزردوزی وغیرہ زیادہ ہوئین جس سے امید پڑتی ہے کہ یہہ انجمن جسکی ابتدائی حالت بازیچہ اطفال تھی اور پہلی شکل نونہال تھی روز بروز ترقی پائی اور تازہ گل وثمر لائی مگر اسکام کا انجام ہونا اور اس التزام کا اختتام ہونا روسا مسلمین اور عظماے مومنین کی حمایت وحمیت اور اتفاق وہمت ورحم دلی وشفقت فرمائی کے اوپر موقوف ہے لہذا اگر ان امور کے کچھ فضائل جمیلہ اور نتائج جزیلہ بطور اختصار یہان بیان کئے جائین جو قومی بھائیون کے دلکو اعانت اور مددگاری کا جوش دلائین تو میرے خیال مین یہہ امر مستدرک اور بے حصول اور غیر نافع وفضول نہوگا عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلعم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین رحم کرتا اللہ جل شانہ اس شخص پر جو رحم نہین کرتا آدمیونپر پس سب بھائی مسلمانونپر لازم ہے کہ اس حدیث پر عمل کرین اور ایتام بیکس پر رحم فرماوین تاکہ انپر قیامت کے روز خداوند تعالے رحم فرمائے ۔ وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلعم تری المومنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی وعنہ قال قال رسول اللہ صلعم المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ یعنے حضرت نعمان بن بشیر رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ باہمی رحم اور دوستی اور محبت مین ایمان والونکی مثل

بدن کی سی ہے کہ جب ایک جوڑ کو صدمہ ہوتا ہے تو تمام بدن کو بیداری اور بخار کا صدمہ اور درد ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ سب ایمان والے مثل ایک مرد کے ہین کہ آنکھ کو صدمہ ہو تو پورے آدمی کو صدمہ ہوتا ہی اور اگر سر کو صدمہ ہے تو پورے آدمی کو صدمہ ہوتا ہی حاصل یہ ہے کہ مومنون مین یہہ اوصاف ہونے چاہئین اور اسقدر باہمی اتحاد و یگانگی چاہیے کہ سب ملکر ایک جسم اور ایک ذات ہو جائین تو دولت ایمان کامل پائین سے دولتے از اتفاق خیزد ؛ بیدولتی از نفاق خیزد ؛ وَعَنْ اَبِی مُوسیٰؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان یَشُدُّ بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ آنحضرت صلعم سے روایت فرماتے ہین کہ مومن مومن کیواسطے مثل عمارت کے ہے کہ بعض بعض کی مضبوطی کرتا ہے۔ پھر آنحضرت صلعم نے اپنی انگلیان ملائین اس سے یہہ غرض ہے کہ مومنین کو باہم ایسا اتحاد اور اختلاط چاہیئے جیسے میرے ہاتھون کی انگلیان ملی ہوئی ہین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صلعم والذی نفسی بیدہٖ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ ما یُحِبُّ لنفسہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہے اُس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین مومن ہوگا کوئی بندہ جبتک کہ دوست رکھنے لگے اپنے بھائی کو جیسا کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے۔ بھائیو جاننا چاہیے کہ جبتک تم مین اس قسم کا اتحاد نہوگا تب تک اللہ کے نزدیک مومن قرار نہ دیئے جاؤ گے۔ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ

عمرؓ قال قال رسول اللہ صلعم الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا
من فی الارض یرحمکم من فی السماء حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے
ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ رحم کرنیوالو نپر خدا رحم کرتا ہے تم
زمین والو نپر رحم کرو آسمان والا تمپر رحم کریگا۔ پس اے بھائیو چاہیئے کہ
تم عاجزون غریبون اور بیکسون پر خصوصاً یتیمون پر رحم کرو جنمین یہہ
سب باتین موجود ہین۔ معہذا وہ رنج مفارقت پدر سے بیقرار رہین
تاکہ قیامت کے روز جب اکہ واحد قہار کی مملکت ہوگی اور کسی کا زور
نہ چل سکیگا رحم الٰہی کے مستحق ٹھہروگے۔ عن انسؓ قال قال رسول اللہ
صلعم من اغاث ملھوفاً کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃً واحدۃً
منھا صلاح امرہ وثنتان وسبعون لہ درجات یوم القیامۃ
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جسنے فریاد
سنی کسی مضطر اور بیقرار کی لکھہ لین اللہ نے اُسکے لئے تہتر بخشایشین
کہ ایک انمین سے کل اُسکے کامون کی بہتری ہین کارآمد ہوگی اور بہتر
انمین سے اس شخص کو قیامت کے دن درجے ہونگے۔ پس ہم سب
بھائی مسلمانون کو زیبا ہے کہ جملہ ایتام مضطرین وداد خواہ کی فریاد کو سنین
تاکہ بعوض اس چھوٹے سے کام کے قیامت کے روز اتنا بڑا اجر پائین جسکا
وعدہ ہمارے نبی برحق نے فرمایا ہے اور ہرگز ہرگز حتی المقدور اس نعمت
عظمیٰ اور دولت کبریٰ سے محروم نرہین۔ عن سھل بن سعد قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھکذا

واشار بالسبابة والوسطی حضرت سہل بن سعد فرماتے ہین کہ حضرت
نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متکفل خواہ وہ یتیم کا رشتہ دار ہو خواہ باہر کا جنت
مین اسطرح ہونگا اور اشارہ فرمایا آپنے ساتھ شہادت کی انگلی اور
بیچ کی انگلی کے یعنے جیسے یہہ دونون انگلیان پاس پاس ہین اسیطرح
مین اور متکفل یتیم جنت مین پاس پاس ہونگے وعن ابی امامۃ قال
قال رسول اللہ صلعم من مسح راس یتیم لم یمسحہ الا للہ کان
لہ بکل شعرۃ یمر علیہا یدہ حسنات ومن احسن الی یتیمۃ او یتیم عندہ
کنت انا وھو فی الجنۃ کھاتین وقرن بین اصبعیہ حضرت ابوامامہ
فرماتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ جسنے کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ
پھیرا بشرطیکہ وہ ہاتھ پھیرنا سوائے خدا کے اور کسی کیواسطے نہو تو ہونگی واسطے
اُسکے بعوض ہر اُس بال کے کہ جسپر اُس کا ہاتھ گزرا ہے بہت سی نیکیان اور
جسنے نیکی کی کسی یتیم یا یتیمہ کے ساتھ جو اُسکے پاس تھا تو ہوگا وہ اور مین
جنت مین مثل ان دو کے اور ملا ئین آپنے اپنی دونون انگلیان۔ وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ
اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر الخ اور حضرت ابن
عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کسی یتیم کے کھانے
پینے کا بندوبست کیا تو اللہ تعالے لے اُسکے واسطے جنت کو ضرور واجب
کر دیا۔ مگر یہہ کہ وہ ایسا ہی گناہ کرے کہ جسکی وجہ سے نہ بخشنا جاۓ جیسے شرک
اسے بچا یو دور رہو اور خدمت ایتام کرو اور اس سعادت دارین کو حاصل

کرو اور بریلی مین انجمن کے قائم ہونے کو اپنی خوش نصیبی کا ذریعہ تصور فرماؤ ورنہ پھر پچھتاؤ گے۔

نکل جو سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر

اب مین اپنی تقریر کو دعا پر ختم کرتا ہون اور آمین کہنے کا حاضرین سے خواستگار ہون۔ یا الٰہی ہم سب کو توفیق عنایت کر کہ بطیب خاطر دینی اور قومی کامو مین سعی کرتے رہین اور اتفاق کرکے اپنی بہبودی کی شکلین پیدا کرین۔ اللھم بارک امورنا وافتح صدورنا وازد دلورنا وانقص شرورنا ببرکۃ حبیبک الامان الامین والہ واصحابہ المیامین آمین ثم آمین وصلے اللہ تعالےٰ علےٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

لکچر جناب مولوی محمد خدا یار خانصاحب رئیس شہر کہنہ

الحمد للہ الذی انزل القرآن شفاء لما فی الصدور واخرج بہ عبادہ من الظلمات الی النور والصلوٰۃ علےٰ رسولہ الذی العالم باصلاح الامور وعلےٰ الہ وصحابہ الماحی آثار الکفر والشرور۔ ایہا المسلمون العالم متغیر وکل متغیر حادث۔ خداوند تبارک وتعالےٰ نے تغیر عالم مین جو رموز رکھے ہین انھمین سے ایک یہہ ہے کہ انسان اپنی کسی حالت کو قدیم اور لازوال نہ سمجھے نعمت و دولت کے وقت مین اُسکے زوال کی مصیبت اور تکلیف کی آفت پیش نظر رکھے اور شکر رب جلیل کو باعث اُسکی ترقی اور قیام کا سمجھے اسیطرح رنج و مصیبت کے وقت مین اسکو بھی سریع الزوال خیال کرکے مفتاح صبر سے مسرت و

وخوش حالی کا سرمایہ ہاتھ مین لائے - دیکھو حضور پرنور آقائے دو عالم فخر بنی آدم کی رحلت حضرت عثمانؓ کی شہادت حضرت علیؓ اور معاویہؓ کی مخالفت حضرت مرتضیٰ کی خوارج سے جنگ بنی امیہ کا تسلط حضرت امام حسینؓ کی شہادت حضرت ابن زبیرؓ کی شہادت کعبہ شریف زادہا اللہ شرفا کی مسماری جسمین ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی اور تابعین شہید ہوئے اسلام پر تاتاریون کا غلبہ اور صحابہ کے عہد مین بوجہ سود خواری لوگون کے زلزلہ آنا انطاکیہ مین جو شہر موصل کا جزیرہ ہے ایک دفعہ پچاس ہزار دوسری دفعہ چالیس ہزار آدمی کا زلزلہ سے مرجانا اسیطرح عراق کے زلزلہ کا صدمہ اور قسطنطنیہ مین ایک ہزار سات سو گھر ایک سو نوے مسجد کا سنہ ۱۵۹ھ مین زلزلہ سے گرجانا استنبول مین چالیس روز تک زلزلہ کا قائم رہنا اسیطرح سنہ ۱۲۹۳ھ مین جنگ روم وروس مین چھ لاکھ روسی اور تین لاکھ ترک کا بمقام پلونہ قتل ہونا سنہ ۱۸۵۷ع مین غدر ہندوستان اسیطرح نیپال کا غدر محمد احمد سوڈانی کی لڑائی حوالی مصر مین - دسہرہ اور محرم کا فساد ہند مین - سرویا اور بلگیریا مین خونریزی اپنی چشم سر سے دیکھتے ہو یہہ کیا بات ہے کچھ سمجھتے ہو اے عزیزو یہہ سب باتین یکے بعد دیگرے تمکو خواب غفلت سے جگاتی ہین اور ہر روز ہر متنفس کے کان تک منادیان غیب کی آوازین بدین مضمون آتی ہین سه

الا یا ساکن القصر المعلی	ستدفن عن قریب فی التراب

قلیلٌ عمرنا فی دار دنیا ومرجعنا الیٰ بیت الخراب

مقصد میرا اس تمہید سے یہہ ہے کہ فی زماننا ہذا جو کچھہ تباہی مسلمانون کے
حال پر طاری ہے یہہ بھی نہ قدیمی ہے نہ جاویدانی ہے بلکہ مثل سربلندی
سابقہ اور ارجمندی ماضیہ کے گذرنی والی ہے اس حالت مین خاموش
بیٹھہ رہنا اور فلاح کی کوشش نکرنا بڑی کم ہمتی ہے۔ کر ہمت چیست بازند
لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ پر بھروسہ کر دسبب تنزل اور وجوہ ترقی کو سوچو
جب سبب پیدا کروگے تب مسبب کو ضرور پاؤگے دیکھو اسلام کی بنا
اور نمو ایسی سرزمین سے ہوئی جسکی نسبت کتاب اللّٰہ مین وارد ہے
وادٍ غیر ذی زرع یعنے وہ جنگل کہ جسمین کہین کھیت پات کا نام نہین
اور ایسے آدمیون سے شروع ہوا جنکی نسبت یہہ ارشاد ہے کہ الاعراب
اشد کفرًا ونفاقًا یعنے سواے خونریزی اور بت پرستی کے انکا کوئی
کام نہین۔ پھر دیکھو نبی کریم صلعم کے ظہور پرنور سے نہایت تھوڑے
زمانے مین اسکو خداے تعالےٰ نے کیسا بنا دیا۔ کہ ابتک ہمارا سرمایۂ ناز
ہے اور ہر ایک مسلمان اسوقت تک اُسکے نام سے سرفراز ہے سبب
اس ترقی کا فرمانبرداری خداوند عظیم الشان ہے اور اطاعت اپنے آقاے
دوعالم کی مولانبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ہے لوگو شریعت نبوی ایسی سراسر
حکمت و مصلحت سے بھری ہوئی ہے کہ اسکا اختیار کرنیوالا ہمیشہ
کامیاب ہوتا ہے اور ہر حال مین شاداب رہتا ہے کیا امور آخرت
کیا امور معیشت وہ کونسی بات ہے جسکی تلقین اور مصلحت قرآن و

حدیث میں نہیں ۔ کا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کا یہی مطلب ہے
اور ان ھذ القران یھدی للتی ھی اقوم یہہ قرآن وہی راستہ بتاتا
ہے جو سیدھا اور مضبوط ہے اور جسنے اسکو چھوڑا خیر و فلاح نے
اُس سے منہہ موڑا ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کداب آل فرعون والذین
من قبلھم کفروا بایات اللہ فاخذھم اللہ بذنوبھم ان اللہ قوی
شدید العقاب ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی
یغیروا ما بانفسھم وان اللہ سمیع علیم ۔ جیسے دستور فرعون والون کا
اور اُن سے اگلونکا تھا کہ منکر ہوئے اُنھون نے اللہ کی باتون کو تو پکڑا اللہ نے
اُنکو بوجہہ اُنکے گناہون کے بیشک اللہ زبردست سخت عذاب دینے والا
ہے ۔ یہہ اسواسطے ہی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہ تھا بدلنے والا کسی نعمت کا
جسکا انعام کیا اُسنے کسی قوم پہ یہانتک کہ وہ بدل ڈالین اُس چیز کو جو
اُنکی ذات مین ہے بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۔ ذلک کا اشارہ
انتقام معاصی کیطرف ہے یعنے اللہ تعالیٰ نعمت دیکر کسی سے چھینتا نہین
جبتک کہ وہ اپنے جی کی بات نہ بدل ڈالے پس جبکہ سلب نعمت خلاف
عادت ہے اور نعمت اور خباثت کا اجتماع خلاف حکمت ہے تو لازم ہوا
کہ سزا بے جرائم دیجائے اور ہر ایک شخص اپنے کام کا بدلا پائے اللہ
سنتا ہے اور جانتا ہے غافل اور بے علم نہین ہے جو نعمت کو بے محل
چھوڑدے اور عاصی اور مطیع کو ایک حال پر رکھے ان للمتقین عند
ربھم جنات نعیم افنجعل المسلمین کالمجرمین اس آیت کا بھی یہی

مطلب ہے سرکار خداوندی مین نعمت چھین لینے کیواسطے صدور خطا ضرور ہے۔ لفظ نعمت اور لفظ قوم نکرہ ہے اور ما بانفسہم عام ہے پس یہ مطلب ہوا کہ کسی قوم کو عاصی ہو یا مطیع کوئی نعمت دین کی ہو یا دنیا کی خدائے تعالےٰ دیکر نہین چھینتا جبتک کہ وہ اپنی دلی حالت نہ بدلے یعنے وہ کیفیت جو بوقت انعام کرنیکے تھی زائل نہو۔ ظاہر ہے کہ جو اسباب کسی شئے کے حصول کیواسطے ہون انکی تبدیلی اور تغیر سے مسبب زائل ہوجاتا ہے پس فتح اور غلبہ اور علم اور ترقی اور خوشحالی جو خدا نے ہمکو دی تھی وہ تبدیل ہوجاتی اگر ہم اپنی عادت تقوی کو جو بوقت انعام ہم مین تھی نہ بدلتی۔ قرآن مجید مین صاف صاف ارشاد ہے مسلمانون کے اتفاق اور اتحاد پر نعمت عطا ہوتی ہے دیکھو واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذکنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے اوپر جب تم آپس مین دشمن تھے پھر اتفاق دیا تمھارے دلو نمین پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اللہ کے باہم بھائی آپ فی زماننا جسقدر نا اتفاقی ہے اُسیقدر محرومی نعمت ہے اور تباہی ہے اتباع رسول اللہ صلعم کا نتیجہ اتفاق ہے اور اتفاق کا نتیجہ نعمت الٰہی ہے یعنے فتح اور غلبہ علم و خوشحالی۔ اب بھی وہی سبب وسامان پیدا کرو مسبب کو حاصل کروگے

ادخلوا البیات من ابوابہا　　　　واطلبوا الارزاق من اسبابہا

قانون شریعت کو سیکھو اُسی پر عمل کرو پھر ہمون چوگان ہمون میدان ہمون گوہا۔ اگرچہ یہہ باتین یا اُسکی ہم مضمون حکایتین ہزارون آپکے

گوش مبارک مین پڑی ہونگی بلکہ اُس سے بہتر آپکے گنجینہ سینہ مین بھری ہونگی لیکن حضرت تصور وخیال اور چیز ہے اور عمل وحال اور چیز ہے بلکہ یہہ تو اور زیادہ نقصان کی بات ہے کہ باوجود علم کے عمل نکرو۔ کیا تم اُس راستے کو بہتر جانتے ہو یا سچ نہین مانتے ہو بھائیو جاگو خواب غفلت کو چھوڑ دو پردۂ خیال سے باہر آؤ اپنے بھائیونکی سنو اپنی سناؤ۔ کہتی کہتے غالباً ہمارے بھائیونکی اور اُنکے طفیل اور شمول مین ہماری بھی اصلاح ہوجائیگی اور کشتی اسلام گرداب بلا سے نجات پائیگی کسیکے طعن وتشنیع اور سخت کلامی سے بُرا مانو حلم کرو ہدایت اور سمجھانے سے باز نہ ہو جب ایسا کروگے سب مسلمانون کو اپنا دوست دیکھوگے ادنیٰ اختلاف پر مت نظر کرو اسمین جھگڑا کرکر اپنے بھائیون کو دوست سے دشمن نہ بناؤ اور خود بھی اُنکے دشمن نہ بنو۔ یہہ وقت مقتضی اس امر کا ہے کہ سب بھائیون کو یکدل او رہمصلاح کرکے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین پس ڈرو اللہ سے اور اصلاح کرو آپسکے معاملون مین اور اطاعت خدا اور رسول کی کرو اگر ہو تم مومن) اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح باہمی شرط ایمان کی ہے واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اطاعت کرو خدا ورسول کی اور مت تنازع کرو سست ہوجاؤگے اور تمھاری عزت جاتی رہیگی) البتہ اسمین پہلے اطاعت خدا ورسول کا امر ارشاد ہوا پھر تنازع کی نہی وارد ہوئی۔ اس قرینہ سے اگر تنازعوا سے

یہہ مراد ہے کہ خدا سے تنازع نکرو تو تنازع کفر ہے اور اگر یہہ مراد ہے
کہ آپسمین تنازع نکرو تو حرام ہو لیکن اسی آیت وعید مین اثر فعل او نتیجہ
جو خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ سست ہوجاؤ گے اُس سے معلوم ہوتا ہے
کہ آپس کا اختلاف مراد ہے پس سبب اُسکا اگر جہل و عناد ہے تو اختلاف
کرنیوالا گنہگار ہے اور اگر سبب اُسکا اختلاف رائے ہے تو نحوست و
ادبار ہے ابن ماجہ نے ایک حدیث روایت کی انما ھلک من کان
قبلکم بھذا یعنے اگلی اُمتین اسی اختلاف سے ہلاک اور برباد ہو گئین
یہہ آیت ہدایت ہے واسطے انقطاع منازعت کے اور اشارت ہے
واسطے ضرورت امامت کے اسواسطے کہ اختلاف خلقت انسانی مین
داخل ہے عقلین اور طبیعتین مختلف ہوتی ہین پس بدون امام واجب
الاطاعت یا کسی طریقہ پنچایت کے انقطاع منازعت دشوار ہے مسلم
مین ابن عمرؓ سے یہہ حدیث مروی ہے من مات ولیس فی عنقہ
بیعۃ مات میتۃ الجاھلیۃ دیکھو چار عنصر آب و آتش خاک و باد ہین
یہہ سب باہم متضاد ہین روح اُسکا امام ہے جسکی بیعت سے اثر اتحاد
واعتدال پیدا ہو کر کیا اچھا انتظام ہے۔ اختلاف اغراض اور عقول کا
بدون کسی امام کے رفع نہین ہو سکتا اب بالفعل جو یہہ طریقہ انجمن اسلامی
قائم کرنیکا اور کثرت رائے پر فیصلہ کرنیکا جاری ہوا ہے یہہ ایک
نیک فال ہے کہ انشاء اللہ تعالٰے مسلمانون کے اقبال کا زمانہ قریب
آگیا ہے مسلمانون کو چاہیئے کہ بپابندی احکام الٰہی جسکا صدر انجمن

شیخ یا امام قرار دین اُسکی اطاعت سواے امور غیر مشروع کے
لازم سمجھین اور کیون نہ سمجھین یا اس شخص کو اپنا سردار نہ بناوین اور
جب بنا چکے تو پھر خلاف عہد و اقرار کے راستہ نہ اختیار کرین —
یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و یا
ایہا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود مشکوٰۃ شریف مین یہہ ایک حدیث
لکھی ہے من رای من امیرہ شیئاً یکرہہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق
الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ الجاہلیۃ جو دیکھے اپنے امیر سے وہ امر
کہ اُسکو ناگوار ہو تو چاہیئے کہ صبر کرے پس بیشک کوئی نہین جو کہ
جماعت سے ایک بالشت جدا ہو پھر مرے پس مریگا مرنا جاہلیت کا
اسی پر مسئلہ تقلید شخصی کا مبنی ہے انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین
اخوتکم و اتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔ مسلمان باہم بھائی ہین پس اصلاح
کرو اپنے بھائیون مین اور ڈرو اللہ سے تم رحمت کئے جاؤگے۔
اے صاحبو کیا تم اپنے بھائی چچازاد و ماموں زاد وغیرہ کو اپنا بھائی
جانتے ہو۔ اور مسلمانون کو اپنا بھائی نہین مانتے ہو ذرا غور کرو کہ یہہ
سب برادر نسبی تا بقبر ہین اور برادر اسلامی تا بحشر ہین۔ یوم یفر المرء
من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ ایک دن وہ آنیوالا ہے جو
ہر ایک ناتی والا اپسے بھاگنے والا ہے ہان مگر مسلمان بھائی اکثر ایسے ہونگے
کہ اُس دن ایک دوسرے کی شفاعت کریگا مثلاً حافظ مولوی اور پیر
مرشد اور وہ لوگ جو خدا کیواسطے دوستی و دشمنی رکھتے ہین۔ مین نے

جو اوپر عرض کیا ہے کہ تقوے سبب حصول اتفاق کا ہے اوس کی
تصریح مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہون۔
ذلک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون (یہہ وہ کتاب ہے کہ جسمین
شک نہین ہے ہدایت ہے واسطے متقیون کے جو ایمان بالغیب رکھتے
ہین اور قائم کرتے ہین نماز کو اور اُس چیز مین سے اللہ کی راہ مین خرچ
کرتے ہین جو ہمنے انکو دی۔ وہ لوگ چھٹکارا پانیوالے ہین) اس آیت
مین اللہ جل شانہ نے ایمان بالغیب لانیوالون اور نماز قائم کرنیوالون
اور زکوٰۃ دینے والون اور خدا کی راہ مین خرچ کرنے والون اور
کتاب اللہ اور آخرت کو سچ جاننے والون کو چھٹکارہ پانے والا فرمایا ہے
اور مطلق لفظ فلاح ارشاد کیا ہے یعنے تمام عذابون اور مصیبتون سے
نکلنے والے ہین اسمین ہدی للمتقین پر اعتراض کیا گیا ہے کہ متقی تو ہدایت
یافتہ لوگ ہوتے ہین انکو ہدایت کرنا بےمعنے ہے بلکہ ہدی للضالین کہنا
چاہیئے۔ اسکا جواب مولینا شاہ عبد العزیز صاحب نے تحریر فرمایا ہے
کہ اگر کہا جاوے کہ فلان پیرزال فلان جوان پہلوان کی دودہ پلانیوالی
ہے تو اُسکے یہہ معنے نہین ہوتے کہ وہ جوان اب بحالت جوانی اُسکا دودہ
پیتا ہے بلکہ یہہ معنی ہوتے ہین کہ اُسنے اُس پیرزال کا دودہ پیکر
پرورش پائی ہے اسیطرح یہہ قرآن ہدایت ہے متقیون کی یعنے اسی سے
ہدایت پاکر لوگ متقی ہوگئے۔ اور ہوتے ہین اور ہونگے اس مین جو

مما رزقناهم ینفقون فرمایا ہے یعنے ہماری دی ہوئی چیز سے خرچ کرتے ہین
سبحان اللہ کیا ارشاد بلیغ ہے کہ اول ہی سے یہہ بتلادیا کہ مین دینے
والا ہون تاکہ خرچ کرنا میری راہ مین ناگوار نہ سمجھا جاے اور مجھسے
امید عطا کی قائم رہے اور مما مین لفظ من تبعیضیہ ہے یعنے جو کچھ مین
دیتا ہون اس مین سے بعض حصہ میری راہ مین خرچ کرو باقی خود کھاؤ
پیو اسراف مت کرو جب اول یہہ سمجھ لیا گیا کہ خداے تعالے دینے
والا ہے جب وہ دیتا ہے تو ہم خرچ کر سکتے ہین اور اسمین سے تھوڑا سا
اللہ کی راہ مین خرچ کرنیکا ارشاد ہے تو بلاشک صاحب فہم سلیم کبھی اسکو
گوارا نہ رکھیگا زکوۃ کیطرف یہہ ارشاد ہے دیکھو جب سال بھر تک
ساڑھے باون تولہ چاندی تمھارے پاس محفوظ رہے تب اسمین سے
چالیسوان حصہ زکوۃ نکال کر مساکین اور یتامی اور اپنے رشتہ دارون
پر خرچ کرنا فرمایا ہے فرض کرو کہ کوئی فرد بشر تمکو پچاس روپیہ دے
اور سال بھر تک تمھارے خورد و نوش اور سب اخراجات کو علیحدہ دے
اور یہہ شرط کرلے کہ جب سال بھر تک یہہ پچاس روپیہ تمھارے پاس
بچے رہین اور تمھارا خرچ سب میری داد و دہش سے چلتا رہے تو اسمین سے
چالیسوان حصہ میری خوشی کے واسطے غریبون کو اور اپنے رشتہ دارون
کو دیڈالنا ذرا غور کرو کہ تم کیسی خوشی سے اس امر کو قبول کرلوگے
بلکہ بڑا فوز عظیم سمجھوگے اور بمقابلہ اسقدر بخشش کثیر کے یہہ ادنے حصہ
دینا نہایت تھوڑا سمجھکر بلا تامل تعمیل کروگے بڑے افسوس کی بات ہے

کہ خالق ہین ولبشر کے کہنے کو نمانو اور جمیع مخلوق افراد لبشر کا کہنا مانو تو پس معلوم ہوا کہ تم خداے تعالے کو دینے والا نہین جانتے اور اپنی دولت کو اپنی تدبیر اور کوشش کا نتیجہ سمجھتے ہو۔ بقول مولینا قدس سرہ العزیز

ؔ روزیت را خوردہ عصیان میکنم ۔ نعمت از تو من بغیرے می تنم

جرمہا بینی و نشنے نادری ۔ اے بقربانت چہ نیکو داوری

اس زمانہ مین زکوٰۃ کا باب بالکل مسدود ہے اگر پورے پورے طور پر یہہ فرض الٰہی ادا کیا جاے تو بھی ہزارون بھائی مسلمان کی حاجت بر آوے اپنی مصیبت سے بچین اور دینے والے کی محبت اور خیرخواہی کا دم بھرین افسوس صد افسوس دینے والے خالق و رازق کے مصارف مین خرچ نہین کرتے اور اُسکے ممنوعات اور منہیات مین خوب لٹاتے ہو گویا خدا سے لڑائی لڑتے ہو۔ مولینا فرماتے ہین ؔ ابر ناید از پئے منع زکوٰۃ ٭ وز زنا افتد وبا اندر جہات ٭ اسپر طرہ یہہ کہ حسنات سے اجتناب اور منہیات کا ارتکاب اور اوسپر ناز و فخر کرنا اسے واسے سبحان اللہ یہہ یکم اللہ بقول حکیم سنائی قدس سرہٗ

ؔ ناز را روئے ببایدہمچو ورد ۔ چون نداری گرد بدخوئی مگرد

عیب باشد چشم نابینا و باز ۔ زشت باشد روی نازیبا و ناز

بھائیو آپسمین ایک دوسرے کی خیرخواہی دل و زبان و جوارح سے کرو اپنے بھائی مسلمانون کی ترقی سے خوش ہو حاضر و غائب زبان سے کلمۂ خیر کہو مشورہ نیک بتاؤ بقدر طاقت زر نقد کے عطیہ اور قرض دینے

سے دریغ تکرو نقوت ہاتھ سے ندو پھروہی ترقی بروز افزون موجود ہے اور ہر کام مین دونون جہان کی بہبودی ہے دیکھو اپنے سوا دیگر اقوام کو کہ انھون نے اسیطرح کے اخلاق وعادات اختیار کرکے ذلت سے رستگاری حاصل کی ترقی اور کامگاری ہاتھ آئی ہمنے اپنے شریعت کے خلق وآداب معیشت کو پیٹھ دکھائی خدا نے ہماری حالت معکوس بنائی تمھاری وہی مثل ہوئی ۔

پسران وزیر ناقص عقل	بگدائی بروستا رفتند
روستازادگان دانشور	بوزارت بہ بادشا رفتند

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

لکچر جناب مولوی محمد شفقت اللہ صاحب قریشی صدیقی بدایونی

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی نبیہ الکریم قرآن شریف اور احادیث سے اور حالات زمانہ کے مشاہدے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو کام شخصی کوشش سے فرداً فرداً کیا جاتا ہے وہ کبھی اسطرح پر انجام نہین پاسکتا جیسا کہ جماعت متفقہ کے انتظام واہتمام سے ممکن ہے۔ اسکی صدہا نظیرین اس ملک ہند مین ہماری آنکھون کے سامنے موجود ہین سیکڑون تجارتی کارخانے مثل کپڑے کی کلون کے اور بنکون کے اور چھاپے خانون کے اور طرح طرح کے اور کوٹھیات کے جو اسوقت ہندوستان مین دیسی اور یورپین لوگونکے متفق کارروائی سے قائم ہین

اگر انکی مجموعی کوششون اور آمدنی پر لحاظ کیا جاوے تو ہر ایک کارخانہ
بجائے خود ایک ریاست اور راج کا ہم پلہ ہے اور کیسی شرم و غیرت
کا مقام ہے کہ دنیادار آدمی محض دنیوی منفعت کی غرض سے
طرح طرح کے کارخانون کو متفق ہوکر قائم کرتے چلے جاتے ہین اور انکا
اتفاق و انتظام یوماً فیوماً بڑھتا جاتا ہے اور اگر اتفاق سے کوئی مشکل
کسی کام مین انکو عارض بھی ہوجاتی ہے تو وہ سب ایسے سہل طور پر اور
ایسے مناسب قاعدون کی پابندی سے اسکو دفع کر دیتے ہین کہ کوئی
کانون کان نہین جانتا - وا‌ے برحال ان لوگون کے جو مدعی اس امر کے
ہون کہ ہمنے فلانی جماعت یا انجمن خالص اللہ کیواسطے قائم کی اور یقیناً
وہ انجمن ایسی ہو کہ اگر اسکے اغراض اور مقاصد پر لحاظ کیا جاوے
تو سواے خیر و نیکی کے کوئی پہلو نقصان اور بدی کا دشمن سے بھی بتکلف
اوسمین پیدا نہو سکے اور اسکے ارکان و ممبر بھی ایسے ہون کہ اگر
بریلی کے مسلمانون کی ناک انکو کہا جائے تو بیجا نہو علم مین فضل مین
لیاقت مین فراغت مین شرافت مین ابناے جنس مین اول درجہ
کے ممتاز ہون - اگر انکے باپ دادا کا نشان ڈھونڈھو تو کیا پاؤ -
کون ہون - اور کیسے ہون - امیرالمومنین - سلطان الوقت - قاضی
القضات - مفتی عہد - خان خانان - یہہ انکے آبا و اجداد ہون ایسے
شخصون سے اگر اتفاق کے ساتھ ایک چھوٹی سی انجمن کا انتظام نہو سکے
تو بتاؤ کیا سمجھنا چاہیئے - اس کا جواب مین اپنی زبان سے عرض نہین

کر سکتا۔ ارباب انجمن آپ ہی دلون مین سوچ لین۔ اگر آنکھ اٹھا کر
دیکھو تو یہودیون اور نصرانیون اور مجوسیون مین کوئی ایسا
نہین جو اس زمانے کی رفتار سے غافل ہو اور اپنی اصلاح حال پر
راغب نہو انھین نصاریٰ کے تین بڑے مذاہب رومن کیتھولک۔
گریک چرچ اور پروٹسٹنٹ مین سے آخر الذکر کی شاخون کیطرف غور
کیجیے جیسے اتفاق کی کارروائیان اُنسے ظہور مین آئین اور بڑے
بڑے نتائج ایک صدی کے اندر اُن سے پیدا ہوئے اُنپر خیال کرنے
سے عقل حیران ہو جاتی ہے۔ اور ایک ادنے ثمرہ اُنکی متفق کوششون
کا صرف ہند مین جہان ۱۸۵۷ء سے بیشتر شاید ایک متنفس بھی اُنکا ہم مذہب
نہوگا۔ جہان تیس کروڑ باشندون مین ایک فرد بھی چاہو کہ اُنکے
مذہب سے ہمدردی کرتا ہو تو نہین وہان ہزارون کوس دور دراز
سے آکر ایسا انتظام کر دکھایا کہ اب ہر سال بحساب اوسط ۷۵ ہزار
آدمیون کو عیسائی بنا لیتے ہین اور ہم پچاس ہزار مسلمان باشندگان
بریلی مین فیصدی ایک کس تو بڑی بات ہے فی ہزار ایک آدمی
یعنے ایسے پچاس آدمی بھی ملنا دشوار ہو گئے ہین جو یکدل اور یک
رائے ہو کر اس انجمن کے کام کو اچھی طرح چلا سکین ایسی حالت
مین ہمارے بھائیون کو کیا کہنا چاہیئے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ اب
مین ایک چھوٹی نظیر اپنی ہی قوم کی ایک ایسے گروہ کی پیش کرتا ہون
جو میرے خیال مین اگر کچھ غلطی نہو تو تمام دنیا کے مسلمانون مین شاید

سب سے گرا ہوا گروہ خیال کیا جاتا ہے یعنے حبشی مسلمان حابشی کے
نام کے ساتھ ہی تحقیر کا خیال لگا ہوا ہے۔جہان اُسکے رنگ و روپ
خط و خال کا تصور دل مین گذرا اب چاہو کیسا ہی متقی پرہیزگار عالم و
فاضل اور ہمہ صفت موصوف کیون ہنو مگر ہمارے دلسے اُسیوقت
اُتر گیا۔اُس قوم کی دینی غیرت کو خیال فرمائیے کہانتک پہونچی ہے۔
اس مقام پر یہہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا ملک از روے
جغرافیہ کس برّ اعظم مین اور کتنی دور یہان سے واقع ہے۔پس اول
یہہ جاننا چاہیئے کہ جسطرح متقدمین کل دنیا کو اقالیم سبعہ پر تقسیم کرتے
تھے اسیطرح اس زمانہ کے جغرافیہ دانون نے کل خشکی کو ۵ حصو نپر
تقسیم کیا ہے ہر برّ اعظم مین دس دس بارہ بارہ ملک ہند جیسے واقع
ہین اور ہر ایک برّ اعظم کا نام جداگانہ ہے۔منجملہ اُن پانچ برّ اعظم کے
ایک کا نام افریقہ ہے اسی افریقہ مین بحر اٹلانٹک کے کنارہ ایک قطعہ
ملک کا سیرالیون سے لیکر بندر لیکاس تک کوئی ۰۰ ۵ میل طول مین
چلا گیا ہے جہان ہماری سرکار دولتمدار انگلشیہ کی عملداری ہی وہان
یہہ حبشی مسلمان رہتے ہین اور اکثر شہر اس سمندر کے تو آباد اور
چھوٹے چھوٹے ہین جنمین دس دس بیس بیس ہزار باشندے رہتے ہین
ہمارے ہندوستان کے مانند غدار شہر جنکی آبادی لاکھون پر پہونچتی
ہے وہان نہین ہین۔ان قصبات مین سے ایک قصبہ بندر لیکاس
کے نام سے مشہور ہے جہان سرکاری گورنر رہتا ہے۔اگر بیریلی سے

سیدھی راہ کراچی بندر تک اور وہان سے بحر عرب کو عبور کرتے ہوئے خوارج
کے ملک مسقط تک اور یہان سے جنوبی عرب مین ہوتے ہوئے عدن
تک اور عدن سے ولایت حبشہ اور سوڈان وکانگو ہوتے ہوئے لیگاس
پہونچے تو کوئی ۴۰۰۰ میل طول مین مسافت واقع ہوگی اور کوئی بڑا سیاح
دس پندرہ میل روزانہ طے کرتا ہوا وہان پہونچے تو ایک برس مین
بمشکل وہان پہونچے گا اس قصبہ کے رئیس نومسلم شیخ محمد شنطا نے ایک
عالیشان مسجد کئی لاکھ روپیہ کی تیاری سے کچھ عرصہ ہوا بنوائی تھی۔ اسی
شہر کے مسلمان حبشیون نے جوش صادق سے شیخ عبد اللہ کوئلیم
صاحب مسلمان انگریز ساکن لیورپول کی معرفت حضرت سلطان المعظم
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے یہہ استدعا کی تھی کہ کوئی عہدہ دار حضور کی
طرف سے یہان آکر مسجد کی رسم افتتاح ادا کرے اور شیخ محمد شنطا
جیسے دیندار اور معزز مسلمان کو کوئی خطاب اعزازی عطا فرمایا جائے
حضرت سلطان روم نے انکی درخواست منظور فرمائی اور برادر کوئلیم
صاحب کو اپنی طرف سے شیخ الاسلام کا لقب دیکر اور اپنا نائب مقرر کر کر
اور شیخ محمد شنطا بانی مسجد کیواسطے خلعت فاخرہ اور اعزازی خطاب دیکر
مسجد کی افتتاح کیواسطے روانگی کا حکم دیا۔ صاحب موصوف حسب الحکم
سلطان المعظم کے لیورپول سے جہاز کی سفر کرتے ہوئے اور ساحل افریقہ
کے قصبات مثل بہرست اور فری ٹون اور سیرالیون اور اکرا وغیرہ کے
مسلمانون سے ملتے ہوئے اور انکے ایڈریس دینی جوش سے بھرے ہوئے

جو انگریزون کے مسلمان ہونے پر اور برادر عبداللہ کوئیلیم صاحب کے
تہیہ مقدم پر اور حضرت سلطان المعظم کے اظہار خوشنودی پر ہوئی تھی
اُنکو قبول کرتے ہوئے آخر ش مقام معہود لیکاس پر ۲۹ جون ۱۸۹۴ء
کو پہونچے۔ اُسوقت کی کیفیت دیکھنے کے لائق تھی قلم کی زبان اُسے
پوری طرح ادا نہین کر سکتی ہنوز برادر کوئیلیم صاحب کشتی سے اترنے
نہین پائے تھے کہ شہر کے سربرآوردہ مسلمانون نے وہان بھی پہونچکر
معانقے اور مصافحے کئے کوئی دس ہزار مسلمانون کی جماعت سمندر کے
کنارہ سے خوشی کے نعرے بلند کرتے اور رومال اُڑاتے تھے۔ آخر ش
جب صاحب موصوف کنارہ پر اُترے تو ایک عالیشان جلوس مرتب
کیا گیا اُس جلوس کے آگے آگے ایکسو مالدار مسلمان زرق برق
لباس پہنے ہوئے گھوڑون پر سوار جاتے تھے اُنکے پیچھے دو گاڑیون مین
برادر کوئیلیم و شیخ محمد شطا و حاجی ہارون الرشید اور شہر کے بڑے
امام سوار تھے اُنکے پیچھے دیسی باجے بجتے تھے۔ اُنکے پیچھے ہزارون مسلمانونکا
جلوس تھا جو کوئی آدھے کوس کے طول مین پھیلا ہوا تھا۔ اس شان و شوکت
اور آراستگی سے یہہ جلوس اول ہز اکسیلینسی سر گلبرٹ کارٹر گورنر لیکاس
کی کوٹھی پر پہونچا گورنر صاحب نے اثنای ملاقات مین کوئیلیم صاحب سے
مسلمانان شہر کی وفاداری کی نہایت درجہ تعریف و تحسین کی اور
جلوس کو رخصت کیا پھر وہ جلوس اسی شان سے شہر کے تمام کوچہ و
برزن مین پھرایا گیا۔ ہر طرف تماشائیون کا ہجوم تھا۔ عورتین اور بچے

اور ہر دم خوشی کے نعرے بلند کرتے اور دلی مسرت کے اظہار میں رومال
اڑاتے تھے اور کبھی وجد مین آکر ناچتے اور گاتے تھے۔ غرض اس
حیثیت سے یہ جلوس تمام مین گشت کرتا ہوا شیخ محمد شطا کے دولتخانہ
پر پہونچا۔ اسوقت ہز اکسیلنسی ڈاکٹر پلیڈن صاحب جو ایک بہت
بڑے جبشی رئیس ہین اونہون نے اور لیگاس کی ۴۴ مسجدون کے
اماموں نے برادر کوئیلم سے ملاقاتین کین اور دعائین دین اسکے بعد
حضرت سلطان المعظم اور شیخ محمد شطا کیواسطے دعا مانگی گئی۔ پھر کنارۂ
سمندر کے تمام شہرون کے سربرآوردہ امام پیش کئے گئے جو پانچ
پانچ سو کوس سے گھوڑون پر سوار ہوکر اس اسلامی تقریب مین
شریک ہونے آئے تھے پھر بت پرستون کے بادشاہ او بیکان کے
سردارون کا ایک ڈپوٹیشن حاضر ہوا اور سربسجود ہوکر اور ناک
زمین پر خوب رگڑ کر رسم سلام بجالایا۔ غرضکہ اسی طرح پر ۴ ماہ گذشتہ
تک متواتر ملاقاتون اور ڈپوٹیشنون کا تانتا لگا رہا۔ کبھی دس
عورتون کی ٹولیان خوشی کے گیت گاتی ہوئی آتی تھین اور چلی جاتی
تھین کبھی ہزارون لڑکون کا لشکر اسلامی جھنڈیان اڑاتا اور تکبیر
کی صدائین بلند کرتا ہوا آتا تھا اور چلا جاتا تھا کبھی نوجوانون کے
دستے صف بصف کھڑے ہوکر قربانیان پہونکتے بینڈ بجاتے وجد مین
آآکر اللہ اکبر کے نعرے مارتے تھے اودھر بت پرستون کے بادشاہ
او بیکان کے ملازم وقتاً فوقتاً خوشی کے باجے بجاتے تھے۔ غرضکہ

محمد شطا صاحب کی حویلی کے گرد دس بجے رات تک یہی حال رہا اور ۵ جولائی
سنہ ۱۹۱۰ء کو نائب السلطان برادر کونیلم صاحب نے ہزارہا روپین اور
عمائد شہر کے موجودگی مین مسجد کی رسم افتتاح ادا کی اور دعائین مانگین
اور جلسہ برخاست ہوا۔ اب بتایئے کہ یہہ جوش وہمدردی یہہ اظہار
مسرت یہہ جلوس یہہ سامان جسمین ہزارہا روپیہ کا صرف پڑا ہوگا کس
مطلب سے ہوا۔ فقط اس مطلب سے کہ ایک مسلمان نے خالص اللہ
کیواسطے ایک عالیشان مسجد بنائی تھی افسوس اس انجمن کے حال پر
کہ جسکے اغراض ومقاصد عامہ مسلمین کے حقوق کا تحفظ۔ مساجد کی
ترمیم وتعمیر۔ غریب مردون کی تجہیز وتکفین۔ بیمارون کی تیمارداری
وعلاج۔ بچون کی تعلیم۔ یتیمون کی پرورش ایسے ایسے رفاہ عام اور
قومی بھلائی کے کام ہون کہ جنکا اثر پشتہا پشت کیا معنے دنیا کے قیام
تک جاری رہے اس انجمن کا کام چلانے کیواسطے دس مسلمان یکدل
ویکرائے بہم نہ پہونچین تو اندیشہ ہے کہ ہمارے مقدس دین اسلام پر
غیر مذاہب کے لوگ طعن وتشنیع کرینگے جیسا کہ مدراس یونیورسٹی کے
فیلو اور عدالت العالیہ مدراس کے مترجم ریورنڈ ایڈورڈ سیل صاحب
نے اپنی کتاب فیتھ آف اسلام مین یہان کے مسلمانون کے احوال
پر ریمارک کرتے وقت اسطرح لکھا ہے کہ اسلام مین کوئی ایسی بات
نہین کہ اپنی بگڑی حالت کو سنبھال سکے اُسکے مرفہ الحالی کا زمانہ اب
جاتا رہا۔ جب حکومت ہاتھ سے نکل گئی اور جفاکشی وہوشیاری وکفایت

سے بسر کرنا پڑا ہے تو سخت پریشانی مین گرفتار ہین اور انکی ہمت و قوت
نہین ہے کہ قوم بنکر اتفاق و انتظام سے رہ سکین - الحاصل یہہ مضمون
قومی ہمدردی کا اسقدر وسیع ہے کہ جہان تک اسپر لکھا جاسے تھوڑا
ہے مگر کثرت کار اور قلت وقت کے لحاظ اسی پر اکتفا کر دو چار باتین
جو بالتخصیص اسی انجمن سے متعلق ہین عرض کیا چاہتا ہون اور وہ یہہ ہین
کہ سال گذشتہ مین بعض حوادث آپ صاحبون کے اس انجمن پر ایسے
واقع ہوئے کہ اگر انکی تفصیل و تشریح اس جلسۂ عام مین کیجای تو سوا
اسکے کہ اپنی ہی بھائیون کی تفضیح ہوا ور کچھہ نتیجہ حاصل نہو - اللہ جل شانہ
تو صاف صاف کلام پاک مین یہہ فرماتا ہے - واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا
من بعد ما جاءہم البینات ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم
اور رسول مقبول فرماتے ہین کہ تری المومنین فی تراحمہم وتوادہم و
تعاطفہم کمثل الجسد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً - اور
ہمارے بھائی ایسے وقت مین کہ انجمن کی عین نمو ترقی کا زمانہ ہو اُسکی
تخریب کے درپے ہون بڑے شرم و افسوس کی بات ہے - دوسرا
حادثہ عظیم جو گذرا وہ یہہ تھا کہ جو وظیفہ سرکار ایک عرصہ سے ان یتیمون
کو عنایت کرتی تھی اُسمین اسقدر تخفیف ہو گئی کہ اب جو کچھہ ملتا ہے اُسکو
بمنزلہ نہ ملنے کے تصور کیا جاسے تو بجا ہے مگر خداوند کریم کا ہزار
ہزار شکر ہے کہ بمصداق ید اللہ علی الجماعت کے یہہ جو ایک بزرگ

قریشی ہاشمی سید مولوی اشفاق حسین صاحب مسند صدارت پر بیٹھے
ہوئے ہین انکی نیک نیتی سے اور عمائد و ارکان شہر کمپٹی کی فیاضی سے
یہہ انجمن ابتک قائم ہے خدای تعالے انکو جزاے خیر دے تیسرا امر
ضروری الاظہار یہہ ہے کہ جو اتنا بڑا کارخانہ آپکی انجمن نے پھیلا رکھا
ہے جسمین ایک یتیم خانہ ایک مدرسہ ایک شفاخانہ ایک دفتر ایک
کتب خانہ آخر اسکے واسطے کچھ ٹھکانا چاہیئے کرایہ کے مکانون مین
کہان تک اور کبتک گذر ہو سکتی ہے اسواسطے انجمن نے سرکار سے
زمین ملنے کی درخواست کی تھی اور سرکار نے اس شرط پر زمین کا
دینا قبول کیا تھا کہ ایک وقت خاص تک دس ہزار روپیہ کی رقم جمع
کرکے دکھادو مگر افسوس کہ اسکی تعمیل نہو سکی - آخرش باتفاق آرا
یہہ قرار پایا کہ جس مکان مین یتیم بالفعل کرایہ پر رہتے ہین وہ بقیمت
تین ہزار روپیہ کے معرض بیع مین ہے اسیکو خرید لیا جائے
تواب خیال فرمائیے کہ جس شہر مین چالیس پچاس ہزار
مسلمان رہتے ہین اسمین ایسی رقم قلیل کا جمع ہوجانا
اگر عمائد کی توجہ مبذول ہو تو کیا بڑی
بات ہے وما علینا الا
البلاغ فقط

سپاس نامہ یتامیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق ما و دو جہان

سنہ ۱۸۹۵ء

شکر صد شکر ای خدائے ذوالجلال — اے کریم و بے مثال و بے زوال
کس زبان سے ہو ادا تیری ثنا — پہونچے کیا بندے کی عقل نارسا
تو نہین محتاج توصیفِ جہان — ہمسے کیا ہو تیری قدرت کا بیان
ذات تیری بے عدیل و بے مثال — پاک بے ہمتا قدیر و ذوالجلال
بے ترے حکم اے الہ العالمین — ایک پتا ہل نہین سکتا کہین
تجھ سے روشن ہے زمین و آسمان — تیری قدرت کی ہین سب نیرنگیان
کُن کے کہنے سے کیا عالم بپا — اور جب چاہے اُسے کر دے فنا
خاک کے پتلے کو تو گویا کرے — قطرۂ ناچیز کو دریا کرے
نار کو دم مین گلستان تو کرے — مور کو دم مین سلیمان تو کرے

مناجات

اے خداوند کارساز و کریم / مالک و صانع و قدیم و حکیم
خیمہ برپا کن سپہر بلند / آسمان ساز اور زمین پیوند
نقش پرداز کارگاہ جہان / کاتب نسخہ زمین و زمان
تو نے برپا کیے ہیں یہ افلاک / خاک کو تو نے دی یہ صورت پاک
تیری صناعی کا ہے سب یہ اثر / نخل میں شاخ شاخ میں ہے ثمر
تجھ سے گوہر نے یہ چمک پائی / تو نے انسان میں دی یہ رعنائی
تو انیس دل غریبان ہے / مرہم زخم سینہ ریشان ہے
مغفرت پر ہے تیری سبکو ناز / اے میرے کارساز بندہ نواز
عرض مطلب میں ہیں بہت حیران / شرم سے بند ہو رہی ہے زبان
رو سیہ شرمسار پر تقصیر / روز و شب بند معصیت میں اسیر
مبتلائے بلائے حرص و ہوا / پائے بند جفائے جرم و خطا
ہم سزاوار نار تو ہے نور / ہم گنہگار تو خدائے غفور
تو رحیم اور گناہگار ہیں ہم / مغفرت کے امیدوار ہیں ہم
رحمت کا آسرا ہے اے غفار / کر تو دونوں جہان میں بیڑا پار

نعت سید جناب رسول پاک شاہ لولاک مفخر موجودات

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے / مرادیں غریبوں کی بر لانے والے

مصیبت مین غیرونکی کام آنیوالے
وہ اپنے پرائے کے غم کھانیوالے

فقیرون کے ملجا ضعیفون کے ماوا
یتیمون کے والی غلامونکے مولا

خطا کار سے درگزر کرنیوالے
بد اندیش کے دلمین گھر کرنیوالے
مفاسد کے زیر و زبر کرنیوالے
قبائل کے شیر و شکر کرنیوالے

خدا کے حبیب اور امت کے شیدا
دعاے خلیل اور نوید مسیحا

مس خام کو جسنے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جسپہ قرنون سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن مین اسکی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جسنے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دلمین سبکے لگا دی
اک آواز مین ساری بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

سبق پھر شریعت کا سبکو پڑھایا
حقیقت کا گر انکو اک اک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤن کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤن کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہان پر
وہ دکھلا دیے ایک پردہ اٹھا کر

اب ہم نمکخواران قدیم پہلے کچھ اپنا حال زار عرض کر کر معاونین انجمن کا
شکر ادا کرتے ہین کہ شکر باعث مزید نعمت ہے اور موجب رحمت رب العزت
یہہ تو سب کو معلوم ہے کہ ہم مین سے ہر ایک کے سر سے باپ کا سایہ عاطفت
اٹھگیا ہے اور بہت سے ہم مین سے ایسے بھی ہین کہ مان کے آغوش
محبت سے بھی محروم ہین دنیا مین خدا نے یہی دو نون ذریعے بچونکی
آسایش و پرورش کے بنائے ہین اگر یہہ نہین ہین تو دنیا مین کوئی نہین
ہے۔ مان باپ کی محبت کو اگر عشق صادق کہا جاوے تو زیبا ہے
کیونکہ یہہ وہ محبت ہے جسکو قادر مطلق نے انسان کی ابتداے پرورش
کا ذریعہ بنایا ہے اگر یہہ نہوتے تو اسقدر دلسوزی اور جفاکشی
ان سے ہرگز نہوسکتی یہی محبت ہے جو انکو راتون کو جگاتی ہے۔
یہی محبت ہے جو بچے کو مان کا خون جگر پلاتی ہے اسی محبت سے جہان
ہمارا پسینہ گرے وہ خون گراتے ہین۔ اسی محبت سے اپنا آرام وچین
بھوک پیاس سب بھول جاتے ہین یہی محبت انکو کوے جھکاتی ہے
یہی محبت انکو در در پھراتی ہے بچے کی جان کیواسطے اپنا ایمان تک
دینے کو تیار ہوتے ہین اسکی جان پر کچھ دکھ ہو تو یہہ اپنی جان سے
بیزار ہوتے ہین خیال فرمائے کہ جب ایسے شفیق نرہے تو ہمارا کیا
حال ہوگا کیسی کیسی ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہونگے کسقدر جینا وبال
ہوگا۔ جو کچھ ہمارے دلون پر گذرا ہے زبان سے کہنے کا یارا نہین
جو اپنے سر پہ گذر گئی اُسکے رنج مین آپ کو شریک کرنا گوارا نہین

غافل کو اشارہ کافی ہے - دانا کو خرمن سے ایک دانا دیکھنا وافی ہے یہہ اشارہ بھی صرف اسواسطے تھا کہ اس نعمت موجودہ کی قدر کرین - دونون حالتون کے مقابلہ سے اپنے قسمت پر فخر کرین - آپکی ہمدردی سے ہم مان باپ کو بھول گئے آپکی نسیم لطف سے ہم غنچون کی طرح پھول گئے دونون وقت پکا پکایا کھاتے ہین اور دعا کرتے ہین - شب و روز آرام سے بسر کرکے یاد خدا کرتے ہین - سبق اور طبق دونون موجود ہین - تکالیف دین و دنیا مفقود ہین حرفت و صنعت بھی سیکھتے ہین اسکی داد بھی پاتے ہین پڑھانے اور سکھانے کو اچھے اچھے استاد گھر بیٹھے آتے ہین نہ گرمی کی اذیت ہے نہ جاڑے کا ڈر ہے - عمدہ مکان رہنے کو ہے آرام سے گذرہے - پنج وقتہ نماز پڑھتے ہین - اور آپکیواسطے دعا کرتے ہین - رات کو جب آنکھہ کھلتی ہے خدا سے یہی التجا کرتے ہین -

دعائے شکریہ احسان منجانب یتیمان سنہ ۱۳۱۱ ہجری

یا الٰہی جو کرین ہمپر کرم — دو جہان مین انکو رکھہ تو محترم
جو ہمین تکلیف سے یارب بچائین — تیری خوشنودی کا پھل جنت مین پائین
جو ہمارے سر پہ ہون سایہ فگن — سایہ طوبیٰ مین ہون وہ خیمہ زن
بے کسی مین جو ہمارے یار ہون — انکے ہر ... دوجہان مین یار ہون
یا بکا غم دل سے جو اپنے بھلائین — وہ کبھی بھولے نہ غم کے پاس جائین
یا ہتی شفقت کے جو ہون نعم البدل — دین و دولت مین نہو انکے خلل

جو ہمارے واسطے محنت کرین — دل سے ہمپر لطف اور شفقت کرین
چھوڑین اپنے عیش اور آرام کو — اور کرین پورا ہمارے کام کو
جن کو ہر لحظہ ہمارا ہے خیال — اور ہے پیش نظر ہر ایک حال
جو سفر کرتے ہین تیرے واسطے — در بدر پھرتے ہین تیرے واسطے
جنکو پیارے ہین تیری عاجز یتیم — کانپ جاتا جنسے ہے عرش عظیم
حکم کو تیرے جو لاتے ہین بجا — جنکی لا تقہر عمل مین ہے سدا
یا الٰہی اُنکو دائم شاد رکھ — اور ہر غم سے سدا آزاد رکھ
دے انجمین اولاد صالح ارجمند — مرتبہ اُنکا ہمیشہ رکھ بلند
سب مرادین اُنکی بر لا اے خدا — اے یتیمون کے ولی حاجت روا

اس شکریہ اور دعا کے بعد ہمکو ایک اور بڑا فرض بھی ادا کرنا ہے جسکے واسطے تھوڑی سی سمع خراشی کرنا چاہتے ہین وہ یہہ ہے کہ ہم دعا گو اپنی قوم کو عموماً اور انجمن کے اراکین کو خصوصاً بعض اُن خرابیون سے آگاہی کرنا چاہتے ہین جو آج کل پھیلی ہوئی ہین اور جنکے سبب سے ہم روز بروز ادبار کی پستی مین گرتے جاتے ہین ہمارے باہمی نفاق اور خودرائی سے - ہماری سستی جہالت اور پست پائی سے ہماری باہمی جھگڑون اور فسادون سے - ہمارے ناقص اور خودغرضی کے ارادون سے کسقدر ضعف آگیا اور اہل اسلام کیسے ذلیل ہوگئے - وہی اسلام جسکا پھریرا روئے زمین پر لہراتا تھا اور وہی مسلمان جنکا زمانہ لوہا مانتا تھا اب اسقدر حقیر

سمجھے جاتے ہین کہ دوسری قومین انکو بُری نگاہون سے دیکھتی ہین
اور چاہتی ہین کہ بالکل پامال کر ڈالین۔ کیا ہوئی وہ حمیت وغیرت جو
پیچھے رہنا نہین چاہتے تھے۔ اور کیا ہوئی وہ عقل وحکمت جو اورونکو
قانون حکومت سکھاتی تھی۔ نظم مولوی الطاف حسین صاحب حالی

وہ ملت کہ گردون پہ جسکا قدم تھا ۔۔۔ ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تھا ۔۔۔ وہ امت لقب جسکا خیر الامم تھا

نشان اسکا پاتے ہین صرف اسقدر یان
کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بھی مسلمان

وگرنہ ہمارے رگون مین لہو مین ۔۔۔ ہمارے ارادون مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین ۔۔۔ طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین

نہین کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی مین تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات مین سفلہ پن ہے ۔۔۔ کمینون سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے ۔۔۔ ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے

بزرگون کی توقیر کھوئی ہے ہمنے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہمنے

کیا امتون نے جہان مین اوجالا ۔۔۔ ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتون کو عرب اور عجم سے نکالا ۔۔۔ ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا

زمانہ مین پھیلائی توحید مطلق

لگی آنے گھر گھر سے آواز حق

ارسطو کے مردہ فنون کو جلایا | فلاطون کو زندہ کر کر دکھایا
ہر ایک شہر و قریہ کو یونان بنایا | مزا علم و حکمت کا سبکو چکھایا

کیا ہر طرف پردہ چشم جہان سے
جگایا زمانے کو خواب گران سے

کیا جاکے آباد ہر ملک ویران | مہیا کیئے سب کی راحت کے سامان
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیابان | انہیں کر دیا رشک صحن گلستان

بہار اب جو دنیا مین آئی ہوئی ہے
یہہ سب پود انکی لگائی ہوئی ہے

یہہ تھا علم پر وان توجہ کا عالم | کہ ہو جیسے مجروح جویاے مرہم
کسیطرح پیاس انکی ہوتی نتھی کم | بجھاتا تھا آگ انکی باران نہ شبنم

حریم خلافت مین اونٹون پہ لد کر
چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

اندھیرا ادراک مین چھا رہا تھا | ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا | شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا

سر رہ چراغ ایک عرب نے جلایا
ہر اک قافلہ کا نشان جس سے پایا

حضرات جنکے بزرگون کا یہہ حال ہے انکے خوردون کے مآل پہ لحاظ فرمائیے۔ نہ محبت ہے نہ اتفاق ہے نہ حمیت ہے نہ اخلاق جس سے

ایک بار رنج پیدا ہو گیا پھر آسکا نکلنا محال ہے۔ آپس مین ایک جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا تو اُسکا مٹنا نہایت دشوار ہے۔
پھر چاہے قوم کی قوم تباہ ہو جائے۔ ہم اپنی ضد سے باز نہین آتے۔ اپنے اسلاف کرام کے حالات پر غور فرمائیے اور اونکے خلوص اور ہمدردیون کو دیکھیے اگر وہ ایسا کرتے تو آج اسلام کا نام بھی کوئی نہ جانتا۔ یہہ انجمن اسلامیہ جو آپ کی ہمت اور ہمدردیونکا ایک نمونہ ہے آپ کی آبیاری اتفاق سے سرسبز اور شاداب ہو سکتی ہے ورنہ

یہہ قومی بھلائی کا بوسیدہ ایوان
زمانہ مین ہے جو کوئی دنکا مہمان
تزلزل مین مدت سے ہین جسکے ارکان
نہ پائینگے ڈھونڈے جسے پھر مسلمان

عزیزون نے اُس سے توجہ اُٹھالی
عمارت کا ہے اُسکے اللہ والی

ہمارا یہہ حق تھا کہ سب یار ہوتے
سب اک اک کے باہم مددگار ہوتے
مصیبت مین یارونکے غمخوار ہوتے
غم قوم مین سینہ افگار ہوتے

جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

بیان اجمالی بعض اُن خدماتکا جو انجمن نے سال حالمین انجام دین

سب سے اہم خدمت قوم کی جو اس انجمن کی عاجز کوششون سے انجام پا رہی ہے یتیم خانہ ہے جس مین تقریباً پچاس یتیمون کی پرورش

بحساب اوسط اس سال مین ہوتی رہی اور اُنکی آرام وآسایش اور
تعلیم وتربیت مین کوئی دقیقہ دلسوزی اور خیرخواہی کا فروگذاشت
نہین ہوا ایک مکان واسطے آسایش یتیمون کے اور ضروریات
انجمن کے بقیمت تین ہزار روپیہ کے علاوہ صرف رجسٹری کے خرید
کیا یتیمون کے واسطے علاوہ ایک مدرسے کے جو واسطے تعلیم علوم
دینی اور دنیوی انجمن کی طرف سے جاری ہے حرفت کے کارخانے
جاری کیئے یعنے ایک کارخانہ لکڑی کے کام کا دوسرا بوٹ سازیکا
تیسرا خیاطت کا چوتھا زردوزی وکلاہ سازی کا جاری کیا۔
اگرچہ بڑہئی اور بوٹ سازی کے کارخانون مین کامیابی بہت کم ہوئی
اور اس سبب سے اُنکو بند کرنا پڑا لیکن باقی کارخانون سے یتیمون کو
بڑا نفع پہونچا اور اب جو مال ان کارخانون مین تیار ہوتا ہے وہ
قابل تعریف وتحسین ہوتا ہے اور ہاتھون ہاتھ بک جاتا ہے اور برابر
اُسکی مانگ چلی آتی ہے بعض یتیمون کو مولوی بشیر احمد صاحب کے
مطبع ٹائپ مین کام سیکھنے کو بھیجا گیا اور اسمین بھی بخوبی کامیابی ہوئی
تعمیر اور ترمیم مساجد مین گو اس سال مین بہ نسبت سالہاے ماضی کی
کم صرف ہوا تاہم لیپو اس کار خیر مین بھی صرف کیئے گئے۔

تجہیز اموات لاوارث

یہان کے شفاخانہ سرکاری مین معمول تھا کہ جو بیمار لاوارث مرتا تھا

اوسکو ایک تھیلے وغیرہ مین لدوا کر کسی گڑھے مین گاڑ دیا جاتا تھا۔
چونکہ اسمین توہین اسلام تھی لہذا انجمن نے ایسے اہل اسلام کی جنکا
کوئی والی وارث نہووے تجہیز و تکفین کا ذمہ لیا شفاخانہ کیطرف
سے اشخاص مذکور کے انتقال کی اطلاع انجمن کو دیجاتی ہے اور
انجمن سے ایک معتبر ملازم انجمن کا جاکر اُسکی تجہیز و تکفین بموجب شرع
شریف کراکر نماز جنازہ پڑھوا کر اُسکو دفن کرا آتا ہے۔ اسکے
علاوہ شہر کے محتاج مُردون کی تجہیز و تکفین مین بھی انجمن مدد دیتی
ہے اس سال ۱۹ اموات کی تجہیز و تکفین مین خاص انجمن کے للعہ ۱۲ار
صرف ہوے علاوہ اُس روپیہ کے جو عین وقت پر چندہ سے جمع کیا گیا تھا

تزویج و اعانت بیوگان

نکاح بیوگان کو بھی اس سال انجمن کے اغراض مین شامل کیا گیا اور
اعانت بیوگان مین تخمیناً ایک سو روپیہ صرف ہوا تین بیوہ نکی جو مذہب
عیسائی ترک کر کے مشرف باسلام ہوئی تھین معہ اُنکے پانچ بچون کے
قریب سال بھر کے پرورش کی اور اُنکے بچون کی دیگر یتیمان مودین
یتیم خانہ کے ساتھ تعلیم و تربیت کی اور مکان سکونت اور جملہ ضروریات
کا صرف اپنے ذمے لیا۔

مراداباد علیگڈہ دہلی بدایون بھوپال وغیرہ کو سفارتین بھیجین جسکا
مفصل ذکر ممبران انجمن کی مساعی جمیلہ کے ذیل مین ہوگا۔

بعض انجمنون کو اس انجمن کی ایک شاخ قرار دیکر ہر طرح سے اُنکے اغراض کے نفاذ مین مدد دی مسودہ ایکٹ نمبر ا پولیس اور مسودہ ضابطہ دیوانی پر جو گورنمنٹ کی طرف سے انجمن مین بغرض راے بھیجا گیا تھا اور ہمیشہ اسی غرض سے آیا کرتے ہین بحث کی اور راے دی۔ سال گذشتہ مین جو اہل اسلام بریلی نے گورنمنٹ سے بذریعہ انجمن ہذا استغاثہ کیا تھا اُسکی تفصیل اور اُسکا نتیجہ اُس سال کی رپورٹ سالانہ مین مندرج ہے۔ امسال ایک اور درخواست اہل اسلام کیطرف سے بھیجی گئی اُن سب پر غور فرماکر جو گورنمنٹ عالیہ نے ایک رپورٹ مورخہ ۲ مارچ ۹۵ سنہ اور سرکلر نمبر ۲۲۲ جاری فرمایا اُسکا ترجمہ گزٹ سرکاری سے منتخب کر کر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نقل گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مقام الہ آباد ۲ مارچ ۱۸۹۵ء

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ۔ صیغہ جنرل۔ میموریل عرائض ہندو و مسلمان باشندگان بریلی دربارہ قربانی گاے اندرون حدود شہر
۱۲۲۰ بریلی مراسلت مندرجہ ذیل بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے نمبر مقام نینی تال مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۴ء۔ منجانب۔ جی جی ڈی لاٹوس صاحب چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند۔ صیغہ ہوم۔ مجھکو یہہ ہدایت ہوئی ہے کہ بہ تسلسل

اپنی چٹھی نمبر ۸۲۳ مورخہ ۲۲ جون ۱۸۹۴ء کی جسکے ساتھ اُس حکم کی نقل ارسال کی گئی تھی جو گورنمنٹ ہذا نے بنام صاحب کمشنر روہیلکھنڈ دربارہ میموریل باشندگان بریلی صادر کیا تھا بغرض صدور حکم عالی جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی ایچ ایف ڈی اومول صاحب کی رپورٹ نمبری ۱۶۲۹ مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۹۴ء ارسال کرون جس مین اُس تحقیقات کے نتیجے درج ہین جو (ہنود) کی اس ادعا کی نسبت کی گئی کہ اُس شہر بریلی کے حدود کے اندرون مقامات (یا محلون) مین بھی جنکے باشندے بالکل یا تقریباً بالکل مسلمان ہون باغراض قربانی گائے کے ذبح کرنے کی کبھی اجازت نہین دی گئی صاحب کمشنر کو تحقیقات سے یہہ ثابت ہوا کہ گو یہہ میموریل کلکتہ مین تیار ہوا تھا مگر اب اہل ہنود کا ایک بڑا گروہ یا غالباً اکثر ہندو باشندگان (بریلی) اُسکی تائید کرتے ہین۔ لیکن بریلی کے ہندو باشندگان کا کوئی عام جلسہ اس امر کے طے کرنے کے لئے منعقد نہین ہوا تھا کہ کوئی عرضداشت بحضور گورنمنٹ ہند ارسال کی جاوے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجملہ (ہندو) باشندگان شہر بہت تھوڑے اشخاص کو عرضداشت مذکورہ کے ارسال سے قبل اُسکے وجود کا علم تھا۔ حقیقت حال یہہ ہے کہ سورج مل کھتری جو اُن تین اشخاص مین بلحاظ حیثیت شیخ رکھتا تھا جنھون نے اس عرضداشت پر بعد اسکے کہ اسکو گورنمنٹ ہند نے کلکتہ کی بانیان تحریک ہذا کے پاس واپس کیا۔

یہہ اقرار کرتا ہے کہ ۱۸۳۷ع کی اُس کاغذ کو جسپر عرضی دہندگان کو اپنے دعوے کے مبنی ہونیکا اقرار ہے۔ مینے کبھی آنکھ سے بھی نہین دیکھا۔ منجملہ معزز باشندگان شہر کے کوئی شخص بغرض تائید اس عرضی کے حاضر نہین ہوا اگرچہ اُنکو یہہ جراءت نہین ہوئی کہ اعلانیہ اس امر سے انکار کرین کہ وہ اس عرضی (کے دینے وغیرہ) مین شریک نہین لیکن اُنھون نے اس معاملہ سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ جب اس تحقیقات کے امور ابتدائی ختم ہوگئے تو عرضی دہندگان سے یہہ کہا گیا کہ اپنے معاملہ کے پورے حالات ظاہر کرین اور وہ اصلی کاغذات جن پر نامبردگان استدلال کرتے ہین یا اُنکے نقول مصدقہ بغرض معائنہ پیش کرین۔ عرضی دہندگان نے اپنے دس ڈیلیگیٹ (قائم مقام) منتخب کیے اور ان قایم مقامان نے یہہ بیان کیا کہ بروز بقرعید گائے کی قربانی کی ممانعت ہوگئی تھی اور سال گذشتہ سے قبل کبھی شہر بریلی مین مسلمانون کے گھرون مین قربانی عمل مین نہین آئی بعد ازان قائم مقامان مذکور سے یہہ ایما کیا گیا کہ جن کاغذات پر بغرض ثبوت اس بیان مندرجہ عرضی کے کہ شہر کے اندر گائے کُشی کا کبھی رواج نہین ہوا اور حکام عادل کے حکم سے اُسکی ممانعت ہوگئی تھی وہ استدلال کرتے ہین۔ اُنکو داخل کرین مگر کوئی جدید کاغذ پیش نہین کیا گیا منجملہ اُن کاغذات کے جو عرضی کے ساتھ چھپوائے گئے تھے صرف ایک کاغذ کسیقدر قابل لحاظ عرضی کا ضمیمہ

(الف) ہی جسکی نسبت یہہ اظہار کیا گیا ہے کہ وہ ایک اردو روبکار مصدرۂ
چرڈ اسکاڈ صاحب کا ترجمہ ہے جو ۱۸۳۳ء مین بجاے ترل صاحب مستقل
کمشنر کے قائم مقام کمشنر تھے۔ عرضی دہندگان نے اس روبکار کی کوئی
نقل پیش نہین کی نامبردگان نے یہہ بیان کیا کہ نقل گم ہو گئی اور سوچ مل
کھتری نے جو انگی بڑی جانتا ہے اور جسنے عرضی پر تصدیق اس امر
کی کی تھی کہ کاغذ مذکور مطبوعہ ضمیمہ (عرضی) صحیح ترجمہ (اصلی کاغذ کا)
ہے یہہ اقرار کیا کہ نامبردگان نے اس اردو روبکار کو کبھی نہین
دیکھا اور نہ نامبردہ کو یہہ علم ہے کہ کسی اور خاص شخص نے اسکو دیکھا
اس ترجمہ کی طرز عبارت پر غور کرنے سے یہہ گمان غالب ہوتا ہے کہ
وہ کسی روبکار اردو کا ترجمہ ہے۔ اور ممکن ہے کہ جو مختصر تذکرہ حالات
سابقہ کا اسمین ہے وہ صحیح ہو۔ حالات مذکورہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ (۱)
ہنود کی سکونت کے مقامات مین قربانی کی ممانعت کی گئی (۲) ایک شخص
مسمی ستا تو رباف کو خود اسکے مکان مین یا کسی ایسے مکان مین جو اسکے
مکان سے ملا ہوا یعنے اسکے متصل ہو گاے کی قربانی کی ممانعت کی گئی
اور اسکو اور دیگر اشخاص کو بوجہ خلاف ورزی اس حکم کی سزا دی گئی
غالباً یہہ حکم اسوجہ سے صادر ہوا تھا کہ مکانات یا مقام مذکور گاے کی
قربانی کے لیے مناسب نہ سمجھا گیا تھا۔ (۳) چند مسلمان جنکی ہندون نے
شکایت کی تھی اسوجہ سے چھوڑ دی گئی تھی کہ مجسٹریٹ کو یہہ یقین ہو گیا تھا
کہ قربانی کرنے مین اسکے پوشیدہ رکھے جانے کا لحاظ مناسب کیا گیا تھا

(۴) گھرون مین قربانی کرنے سے قبل مسلمانون کو اجازت کا حاصل کرنا
ضروری قرار دیا گیا تھا (۵) جو مسلمان ہندؤن کے محلون مین رہتے تھے
اُنکو گائے کی قربانی کرنے کی ممانعت تھی (۶) مسلمانون کو یہہ حکم تھا کہ
گائے کی قربانی شہر کی آبادی سے باہر کرین یا سکونت کے مقام سے
دور کرین - اس حکم کی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا
اور حکم (۵) قایم رکھا گیا اور (۷) چار دیگر مسلمانون کو یہہ تنبیہہ کی گئی
کہ اگر وہ ہنود کی مرضی کے خلاف قربانی کرینگے تو اُنکو سزا دی جائیگی
ظاہر ہے کہ یہہ حکم اسوجہ سے دیا گیا کہ وہ مسلمان ہندؤن کے محلون
مین رہتے تھے اگر یہہ روبکار صحیح مان لیا جائے تو بھی خلاصہ مندرجہ
بالا سے ظاہر ہے کہ حکام وقت نے مسلمانون کے اس استحقاق مین کہ
وہ گائے کی قربانی کرین اعتراض نہین کیا بشرطیکہ قربانی پوشیدہ
طور سے ہو اور ہنود کے پڑوس مین نہو - ان احکام متذکرہ
روبکار ۱۸۴۷ع سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانون کے حقوق مین مزاحمت
نہین کی گئی لیکن اس امر کی احتیاط کی گئی کہ ہنود کو رنج نہ پہونچایا
جائے - اور گورنمنٹ ہذا نے انھین اصول کی بنیاد پہ ہمیشہ عمل کیا ہے
اس روبکار سے یہہ بھی پایا جاتا ہے - کہ کمشنر نے ایک حکم بنام مجسٹریٹ
بدین ہدایت صادر کیا کہ مسلمانون کو گائے کی قربانی کرنے کی ممانعت
کی جائے یہہ قیاس کرنا بہت دشوار ہے کہ کمشنر نے ایسا حکم دیا ہو
کیونکہ [illegible] نے اعتراض اس حکم کی نسبت یہہ ہے کہ جن احکام کا اوپر

روبکاریں بطور نظائر سابقہ کے ذکر ہے اُن سے یہہ حکم بالکل مطابقت
نہیں رکھتا - اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس بات کے کہنے
میں کچھ تامل نہیں کہ اگر ایسا حکم کبھی ۱۸۳۷ء میں صادر ہوا ہوتا تو
ضرور تھا کہ اہل ہنود اُسکو ۱۸۹۴ء سے بہت پہلے پیش کرتے
جناب معتشم الیہ کو اس امر کی نسبت بھی کچھ شک نہیں کہ ایسے حکم
کو گورنمنٹ ممالک ہٰذا (ہرگز) بحال و قائم نہ رکھتی - جو معاملہ اسکاٹ
صاحب کے سامنے اُسوقت پیش تھا وہ سرائے فیض اللہ خان میں
گاے کی قربانی کرنے کے متعلق تھا اور اس امر کے قیاس کرنے
کی کوئی وجہ نہیں کہ جو حکم اخیر اس معاملہ میں ہوا وہ حکم عام تھا یا سوائے
اس سرائے عام کے کسی اور جگہ قربانی کرنے سے متعلق تھا اگر اس
روبکار یا ترجمہ کو بہ نظر رعایت دیکھا جائے اور اُسکی تاویل میں سخت
گیری نہ کی جائے تو بھی بلحاظ اُس طریقہ کے جس طریقہ سے اہل ہنود کی
عرضی کے فقرہاے ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں واقعات متذکرہ روبکار بابت بحث
کو غلط طور سے ظاہر کیا گیا ہے اور بلحاظ اُن غلط تصدیقوں کے جو
سورج مل نے ترجمہ پر ثبت کئے ہیں اور بلحاظ اس امر کے عرضی
دہندگان کاغذ اسٹامپ پر روبکار کی نقل مصدقہ کو جسکی موجودگی کا
سورج مل نے ذکر کیا یا کوئی اور نقل اُس اُردو روبکار کی جسکا
یہہ ترجمہ بیان کیا جاتا ہے پیش کرنے سے قاصر رہے یہہ رائے قرار
پاسکتی ہے کہ ان امور کی وجہ سے اُس ترجمہ کی صحت میں جسکو عرضی

دہندگان نے پیش کیا ہے شکوک پیدا ہوتے ہین پس کوئی ثبوت
رواج قدیمی کا پیش نہین کیا گیا اور نہ عرضی دہندگان کیمبل صاحب کے
حکم مورخہ ۶ جولائی ۱۸۹۲ء سے پہلے کا کوئی حکم عام جسمین مسلمانون کے
گھرون مین گائے کی قربانی کرنے کی ممانعت کی گئی ہو بتلا سکتے ہین -
اور ظاہر ہے کہ ہندوون کی زبانی شہادت نسبت اس امر کی کہ مسلمانونکی
گھرون کے اندر کیا ہوا اور کیا نہین ہوا قابل وقعت نہین ہو سکتی
اور بدین وجہ ایسی شہادت طلب نہین کی گئی ۵ - صاحب کمشنر نے
یہہ کارروائی درست ومناسب کی کہ جب یہہ ثابت ہو گیا کہ بیانات
مندرجہ میموریل ہنود کی تائید مین کوئی کاغذات ثبوت مین پیش نہین
ہوئے تو تحقیقات کو ختم کر دیا اور مسلمانون سے کوئی شہادت نسبت
وجود اس رواج کے طلب نہین کی - اور کلکٹری کے کاغذات عذر کے
زمانہ مین تلف ہو گئے - اور کل کاغذات سابقہ گورنمنٹ ہذا بھی ۱۸۸۷ء
کی آتش زدگی مین سوخت ہو گئے لیکن الیگزنڈر صاحب کے ایک
رپورٹ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۸۷۱ء مین اُس رواج کا کچھ ذکر ہے جو
شہر بریلی مین ۱۸۳۷ء مین اس بارہ مین تھا اور جس حکم کی نسبت یہہ
بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسکاٹ صاحب نے جاری کیا اور جس پر
عرضی دہندگان اپنے دعوے کا استدلال کرتے ہین وہ بھی ۱۸۳۷ء
مورخہ بیان کیا جاتا ہے مین صاحب اس کار خاص پر مقرر کیے گئے تھے
کہ ۱۸۷۱ء کے بلوون کے وجود کی تحقیقات کرین - مشارالیہ نے

اپنی رپورٹ کی تمہید مین کچھہ مختصر حال واقعات سابقہ اور تعلقات باہمی
ہنود و مسلمانان بریلی کا لکھا ہے اور اس غرض سے کہ مسلمانون اور
ہندون کے تعلقات باہمی کی حالت موجودہ معلوم ہوا ور اُس عرضی
کی وقعت کا جو بحضور گورنمنٹ پیش ہوئی ہے اندازہ ہو مین صاحب
کی اس رپورٹ کی تمہید کا مضمون معلوم ہونا ضرور ہے - صاحب
موصوف نے یہہ تحریر کیا ہے کہ بریلی مسلمانون کا شہر ہے اور درحقیقت
وہ روہیلون کا قدیم دار الحکومت تھا - اور انگریزی عملداری سے پہلے
ہندو قطعی طور سے مسلمانون کے تابع تھے - یہہ بات فقط گورنمنٹ
برطانیہ کی حفاظت کی وجہ سے ہو سکی کہ ہندون کو یہہ جرات ہوئی کہ
اپنی رسوم ایسے موقع پر عمل مین لاسکے کہ جب مسلمانون کے تیوہار
بھی ہونے والے تھے - سنہ ۱۸۳۷ء مین رام نومی محرم کے عشرہ مین ہوئی
اور بایما ے ٹرنر صاحب کمشنر کے ہندو اور مسلمانون نے باہم اِن
شرائط پر مصالحت کرلی کہ ماہ محرم کی ۱۳ تاریخ تک ہندو رام نومی کا
جلوس نہ نکالینگے - اور مسلمان ہندون کے تیوہار کے دن بازارون
مین گاوکشی نکرینگے - یہہ اقرار برضامندی باہمی ہوا اور جو رضامندی
مسلمانون کی جانب سے اس بارہ مین ہوئی وہ ثبوت کافی اس امر کا
ہے کہ سنہ ۱۸۳۷ء مین مسلمان شہر بریلی کے مقامات عام مین علانیہ
گاوکشی کیا کرتے تھے مقامات ذبح کے قایم ہونے اور مویشی کے اندرون
شہر ذبح ہونے کی ممانعت کی نسبت میونسپلٹی کے قواعد اون زمانہ مین

جاری نہ تھے اور ہندؤون نے سوائے اسکے کہ مقام عام مین گاؤکشی کی ممانعت
کرانیکا صرف قصد کیا اور کچھ کارروائی اس بارہ مین نہین کی تھی
اُسوقت مین ہندو یہہ امر ممکن نہین سمجھتے تھے کہ شہر کے اندر گاؤکشی
کی ممانعت ہوجاوے - ایسی حالت مین یہہ قیاس نہین ہوسکتا کہ از روے
رواج یا بہیچ دیگر مسلمان بروز بقرعید اپنے مکانات کے اندر عام
لوگون کی نظر سے علیحدہ گاے کی قربانی کرنے سے ممنوع تھی حقیقت
حال یہہ ہے کہ اسکاٹ صاحب کا حکم جسکی تشریح اس چٹھی کے فقرہ
ماسبق مین کی گئی ہے اور جو پایۂ ثبوت کو نہین پہونچایا گیا اور جس کا
ترجمہ بداہتہً غیر قابل اعتبار ہے - علانیہ طور سے صرف ہندؤون کے
محلون مین اور سرائون مین جہان ہندو اور مسلمان دونون کی آمد
رفت ہوتی ہے مویشی کی قربانی کرنے سے متعلق ہے - المختصر اسمین
کچھ شک نہین ہے کہ بدون اسکے بھی کہ مسلمانون کے جانب سے
شہادت پیش ہو یہہ امر ثابت ہے کہ بریلی مین مثل دیگر روہیلکھنڈ
کے بڑے شہرون کے - مثلاً شاہجہان پور و مرادآباد و پیلی بھیت
گاے کی قربانی ایام بقرعید مین عام لوگون کی نظر سے علیحدہ
مسلمانون کے مکانات مین بطور امر معمولی ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی
ہے اور اب بھی ہوتی ہے سنہ ۱۸۷۱ع کی تحقیقات سے اس بات کا
حال بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اُسوقت مین بریلی کے ہندو اور مسلمانون
کے تعلقات کیا تھے - ماہ جون سنہ ۱۸۷۱ع مین گورنمنٹ اس امر پر مجبور

ہوئی کہ اس امر کی ممانعت کردی کہ کوئی قسم کا جلوس شہر کی بڑی
سڑک پر نہ نکلا جاوے چنانچہ اُسوقت مین یہہ فقرہ گورنمنٹ نے تحریر
کیا تھا چونکہ ہندو اور مسلمان کی باہم مدت سے متواتر عناد و نفاق
چلا آتا ہے اسکی وجہ سے فریقین کے دلون مین بمقابلہ یکدیگر بغض و
حسد اور تعصب بشدت تمام قایم ہوگیا ہے اور بجاے اسکے کہ یہہ
لوگ کسی جلوس کو بہ نیت اداے فرض مذہبی نکالین ایسے
جلوسون کو زیادہ تر اس خیال سے نکالتے ہین کہ ایک فریق کا غلبہ
دوسرے فریق پر معلوم ہو اور اپنے فریق مقابل کو زک پہونچائین
ماہ مارچ ۱۸۷۱ع مین بہت سخت اور مہلک قسم کے بلوے واقع
ہوے اور رسول صاحب یہہ یقین کرتے ہین کہ جو حالت بریلی کی اب
۱۸۹۹ع مین ہے وہ اُس حالت سے بدلی ہوئی نہین ہے جو ۱۸۷۱ع
مین تھی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بھی اس امر کے یقین کرنے پر
مجبور ہین ـ جن لوگون نے یہہ عرضی دی ہے اور جن لوگون نے
دور دراز سے اس امر کی تحریک کر کے یہہ عرضی دلوائی ہے اونکا
مقصد یہہ نہین ہے کہ اتفاق باہمی اور صلح و امن مین ترقی تعصبات
مذہبی کم ہون بلکہ اونکا مقصود یہہ ہے کہ نا اتفاقی بڑھے اور اگر ممکن
ہو تو یہہ موقع پاکر بطور ناجائز اُس سے جلب منفعت کرین اور
فریق ثانی پر اپنا غلبہ ایسی صورت سے ثابت کرین کہ وہ بطور
تخم فساد باہمی تنازع و عداوت کو اور بھی زیادہ بڑھایا کرے

ہندوون کے اس بے بنیاد دعوے کا جو اسوقت مین اُنھون نے پیش کیا ہے یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ مسلمانون نے بمقابلہ اُنکے بطور جواب یہہ دعوے پیش کیا کہ کوئی ہندوون کی شادی محرم مین نہونے پاوے یا کم سے کم یہہ ہو کہ ہر قسم کا باجا اور ناچ وغیرہ بند کردیا جاوے جب ایک مرتبہ منصفانہ تحقیقات کے بعد ایسا حکم جو قرین انصاف ہو صادر ہو جاوے تو بعد اسکے اس قسم کے معاملہ مین جو دعوے ابتدا ًہون اور جو دعوے اُنکے جواب کے طور پر ہون اُنکی مطلق سماعت نہ کی جانی چاہیے کیونکہ ایسے دعوے کی سماعت کا صرف یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ خیالات نفاق وعناد باہمی مشتعل ہوتے ہین جب ایک فریق کو اس بات کا گھمنڈ ہوتا ہے کہ ہمنے فریق ثانی کو زک دی تو دوسرا فریق غصہ و رنج کے ساتھ ایسے موقع کا منتظر رہتا ہے جسمین وہ بدلا لے سکے۔ اور ہر فریق اس بات کا خواہش مند رہتا ہے کہ دوسرے فریق کو رنج پہونچاوے اور چھوٹی شکایتون کی وجہ سے رنج وعناد بڑھتا جاتا ہے۔ ان معاملات مین جہانتک کہ حکام کم دخل دین بہتر ہے۔ رعایا کو لازم ہے کہ وہ خود تعصب سے بچین اور حلم وبردباری کے اصول سیکھین اور ایسی عادتین اختیار کرین کہ جو یکسان آزادی حکومت انگریزی مین سبکو دی گئی ہین وہ اُنکو ناگوار نہو اور وہ اپنے ہم وطن دیگر مذاہب کے لوگونکے مذہبی رسوم اور عقائد اور نیز تعصبات کا لحاظ وخیال رکھین۔ گورنمنٹ امن وامان قائم رکھہ سکتی ہے اور جو شخص علانیہ

طور سے کسی دوسرے شخص کے مذہب کی توہین کرے یا دیدہ و دانستہ علے الاعلان بلحاظ خیالات مذہبی دوسرون کا دل دکھاوے اوسکو سزا دے سکتی ہے لیکن یہہ امر گورنمنٹ کے اختیار مین نہین ہے کہ ایسے کینہ اور بغض کو رفع کرے جسکی وجہ سے ہمیشہ لوگون کا یہہ جی چاہتا ہے کہ پوشیدہ طعن و تشنیع یا رمز و کنایہ سے دوسرون کے دل دکھاتے رہین اس قسم کی رنجش اور عناد دلی کے رفع کرنیکا گورنمنٹ کو کوئی چارہ کار حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ خود بریلی کے اعلےٰ درجہ کے باشندگان سے اس عناد دلی کے مداوا کی استدعا کرے جو نیک دل اور اعلےٰ درجہ کے اشخاص ہندو اور مسلمان بریلی مین رہتے ہین اور جنکو رسوخ اور اقتدار حاصل ہے اور یہہ چاہتے ہین کہ اُنکے ہموطنون مین صلح اور اتفاق رہے اپنی اولاد کی بہبودی و سلامتی کا خیال ہے اور یہہ خواہش ہے کہ ہندو اور مسلمانون کی وہ اگلی پشتین جو اسی شہر مین رہین گی اطمینان و سلامتی سے رہین اُنسے گورنمنٹ یہہ امید کرتی ہے کہ عناد و نفاق رفع ہونے کی کوشش کرین نہ یہہ کہ جو رنجش اور بد اندیشی بایک دیگر پچھلی صدی مین افروختگی پر رہی ہے اور جس سے فریقین کو نقصان پہونچا ہے وہ قایم رہے یہہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چند الفاظ جی ایس کیمبل صاحب کے حکم مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع کی نسبت جسکا حوالہ اس عرضی مین دیا گیا ہے (دیکھو ضمیمہ - د) اور جسکے رو سے مکانات مین قربانی کرنیکی

مخالفت کی گئی تحریر کی جائین کیمپل صاحب نے اپنے نیم سرکاری
چٹھی موسومہ صاحب کمشنر مورخہ ۸ جولائی ۱۸۹۲ء مین اپنے
اوس حکم کی منشا اور مقصد کی تشریح کی جو مشارالیہ نے ۳ جولائی
کو صادر کیا تھا اوس چٹھی مین اونھون نے یہہ تحریر کیا ہے اس
امر کا کہنا دشوار ہے کہ معاملہ کی موجودہ نظیر کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی
تحریر موجود نہین ہے جس سے ہمکو اس کا حال معلوم ہو لیکن جسقدر
حالات کہ معلوم ہوسکے ہین اونسے مین یہہ نتیجہ نکالتا ہون کہ جو حکم
اسوقت مین نافذ ہے وہ یہہ ہے کہ قربانی صرف ایک یا دو مقامات
مقررہ مین شہر مین کی جاے یعنے مذبحون اور عیدگاہ مین چند سال
گذشتہ مین لوگون کے مکانات مسکونہ مین بہت سی گائین ذبح ہوئین
اور اس سے چشم پوشی کی گئی۔ لیکن اگر کوئی ہندو اعتراض کرے تو ہم
صرف یہی کرسکتے ہین کہ لوگون کو احکام نافذ کا پابند کرین۔ اس
سال مین کوئی حکم جدید نہین دیا گیا لیکن مینے بوجہ رفع اعتراض کے
ضرورۃً بعض اشخاص کو یہہ ہدایت کی کہ صرف اُن مقامات مین قربانی
کرین جہان اس کام کے کرنے کی اجازت ہوچکی ہے۔ مین اسبات
پر رضامند ہون کہ جو اعتراضات اس حکم کی بابت عید کے بعد کیے
جائین اُنکو سنون اور اُنپر توجہ کرون اور مجھکو امید ہے کہ سال
آیندہ مین اس معاملہ کی نسبت کم دشواریان پیش آئین گی۔ کیمپل
صاحب کی اس چٹھی کے اس مضمون سے اور خود حکم مابہ البحث کی

عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ (۱) کیمپل صاحب کو پنڈت ہری کرشن
انسپکٹر شہر کی حجت سے یہہ غلط یقین ہو گیا کہ مکانات مسکونہ مین
گائے کی قربانی کی ممانعت کا حکم نافذ ہے (۲) کیمپل صاحب کا یہہ
مقصد نہ تھا کہ ایک عام حکم بغرض امتناع قربانی کے مکانات مین
جاری کرین بلکہ مشارٌالیہ نے یہہ سمجھا کہ ہم پر یہہ لازم ہے کہ جس
مکان مین قربانی ہونے کی نسبت کوئی ہندو اعتراض کرے اُسمین
قربانی کی ممانعت کر دین (۳) انسپکٹر شہر (پنڈت ہری کرشن) نے
خود اپنے اختیار سے بدون کسی تحقیقات یا حکم مجسٹریٹ کے مسلمانون
کے محلون مین قربانی کرنے کی ممانعت کر دی (۴) پس ۱۸۹۳ء مین اس
حجت کے پیدا کرنے کے ذمہ دار (بانی) شہر بریلی کے ہندو نہ تھے
بلکہ پنڈت ہری کرشن تھا۔ اسوقت ہندو اور مسلمانون کے باہمی رنجش
اور خفگی پیدا نہ تھی۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہین کہ مسلمانون نے ایسے
طریقے سے قربانی کی تھی جس سے ہندوون کے دلون مین برانگیختگی پیدا
ہوئی۔ کیمپل صاحب کی اس تجویز کی وجہہ سے وہ حکام جو اونکے بعد
وہان آئے اس امر پر مجبور ہوئے کہ اس مضمون کو مشتہر کرین کہ
فلان فلان کے مکان مین قربانی کا ہونا تحقیق ہو چکا ہے۔ ہیوٹ صاحب
نے یہہ تجویز کی کہ علاوہ مذابح عام کے اور پانچ جگہہ قربانی ہوا کرتی
ہے اس حکم کی ناراضی سے ہندو اور مسلمان دونون فریق نے اپیل
کیا اور جب صاحب کمشنر نے تحقیقات مزید کا حکم دیا تو میکفرسن صاحب

نے یہہ تجویز کی کہ ۲۴ اور مقامات مین قربانی کا ہونا ثابت کیا گیا ہے
یہہ صحیح ہے کہ میکفرسن صاحب نے مسلمانون کو یہہ اجازت دی کہ
اُن مکانات کو بتلائین جنمین وہ قربانی کا ہونا ثابت کرسکتے ہین کیونکہ
یہہ بات مسلمان ہی بتلا سکتے تھے - اور معلوم ہوتا ہے کہ مشارالیہ
نے مسلمانون سے یہہ کہدیا تھا کہ مسلمانون کا یہہ ادعا کہ ہر مسلمان کو
اپنے گھر مین قربانی کرنے کا حق حاصل ہے قابل پذیرائی نہین اور
نیز یہہ کہ ضرور ہے کہ گو یہہ ثابت بھی ہوجاوے کہ قربانی بہت جگہہ
ہوئی تو بھی بلحاظ حفظان صحت اور انسداد دلشکنی (ہنود کی) یہہ
ضرور ہے کہ تعداد اُن مقامات کی جہان قربانی کی اجازت دیجائے
محدود ہو - چنانچہ میکفرسن صاحب نے یہہ نہین کیا کہ اُس فہرست
کو جو مسلمانون نے پیش کی تھی کلیۃً منظور کرلین بلکہ ہر موقع اور
مقام کی نسبت جب یہہ ثابت ہوگیا کہ وہان قربانی ہوتی ہے تو
بچشم خود معاینہ کرکے اپنا اطمینان اس امر کی نسبت بھی کرلیا اُس
مقام مین جہان قربانی کا ہونا ثابت ہوگیا ہے اور کسی قسم کا اعتراض
بھی نہین ہوسکتا ہے کل تعداد اُن مکانات کی جسمین قربانی کی اجازت
دیگئی (کل ۲۹ ہے) اس تعداد کو اُن مکانات اشخاص کی تعداد سے
مقابلہ کرنا چاہیئے جن مین از روے اقرارنامہ باہمی ہنود اور مسلمانان
مورخہ ۱۸۹۶ع کے شہر مرادآباد مین گاے کی قربانی کی اجازت ہے
کہ یہہ تعداد (۴۶) ان ۲۹ مکانون ۱۸۹۴ع کی بقرعید مین قربانی ہوئی

ان مکانون کو عام طور سے لوگ جانتے تھے کہ ان مین قربانی ہوگی۔ بلکہ انھین سے ہر مکان پر ایک ایک کانسٹیبل اور ایک ایک چوکیدار مقرر کر دیا تھا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس امر کا اعتراف ہے کہ بقرعید گذشتہ مین ہندوون نے نیک چلنی کا اظہار کیا۔ لیکن بات نہ تو رواج کے موافق ہے اور نہ قرین مصلحت ہے کہ مکان خاص اسطور سے مقرر کیے جائین کہ جس سے لوگون کو عام طور سے یہہ معلوم ہو کہ یہان قربانی ہوگی یہہ ضرور نہین ہے کہ کس مکان کا مالک ہر سال گائے کی قربانی اپنے مکان مین کرے اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ اگر یہہ مکان مخصوص اور مقرر کر دیئے جائینگے تو وہ مثل عام مذابح کے ہو جاینگے اور ایسے مخصوص اور مقرر مکان مین علاوہ اُسکے مالک اور اُسکے شریک قربانی کرنے والون کے اور لوگ بھی قربانی کیا کرینگے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی راے مین مناسب یہہ ہے کہ جو فہرستین ایسے مکانات کی ہیوٹ صاحب اور میکفرسن صاحب نے منظور کی تھین وہ قائم نہ رکھی جائین اور بریلی مین گائے کی قربانی کا انتظام انھین احکام عام کے مطابق عمل مین آئے جو ریزولیوشن نمبر ۹۳ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۹۴ع کے رو سے جاری کیے گئے ہین اور جنکو گورنمنٹ ہند نے منظور کر لیا ہے اور جنکا منشا یہہ ہے کہ مسلمانون کی جائز آزادی تو بحال اور برقرار رکھی جاے لیکن جب قربانی سواے مذبح کے کسی اور جگہہ کی جاے تو لازم ہے کہ قواعد متعلقہ حفظان صحت کی

خلاف ورزی ہو اور قربانی اسطرح کی جاوے کہ خواہ مخواہ کسی غیر
شخص کو یہہ معلوم ہو کہ یہان قربانی ہو رہی ہے ان جملہ مراتب کا
انتظام مجسٹریٹ ضلع کے سپرد رہیگا اور مشارٌالیہ اس بات کا ذمہ دار
ہوگا کہ ہندون کے محلون مین یا ایسے مقامات (محلون) یا جگہون
(مکانات) مین جہان قربانی کی وجہ سے اسکا احتمال ہو کہ بوجہ معقول
اہل ہنود کو رنج پہونچیگا قربانی کی اجازت نہ دی جاوے اور نیز
اسکا کہ قربانی کے مواقع اور تعداد کا انتظام کرنے مین شہر کی
صفائی اور حفظان صحت کا لحاظ نہایت احتیاط کے ساتھ رکھا جائے

نمبر ۱۹۴۳ مقام کلکتہ ۸ نومبر ۱۸۹۴ء مرسلہ جناب ایم اے ہیارلٹن صاحب
ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم (پبلک) بنام صاحب چیف
سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مجھکو یہہ ہدایت ہوئی
ہے کہ آپکو یہہ اطلاع کردون کہ آپکی چٹھی نمبر ۱۲۲۲ مورخہ ۱۰ ستمبر
۱۸۹۴ء موصول ہوئی جسکے ساتھ رپورٹ صاحب کمشنر قسمت
روہیلکھنڈ مورخہ ۱۴ اگست سنہ روان معہ مشمولہ اسکے رپورٹ
مذکورہ دربارہ نتائج اس تحقیقات کے ارسال کی گئی ہے جو
نسبت ان امورات کے عمل مین آئے جو بعض ہنود بریلی نے اپنے
اس میموریل (عرضی) مین درج کیے تھے جو انہون نے دربارہ
گاؤکشی اندرون حدود شہر بریلی پیش کیا تھا اور آپکی چٹھی نمبر ۹۶۱
مورخہ ۲ جون ۱۸۹۴ء کے ساتھ (سابقًا) موصول ہوا تھا ۲ عرضی

دہندگان نے یہہ درخواست کی تھی کہ نواب گورنر جنرل بہادر
باجلاس کونسل عرضی مذکور پر غور و توجہ فرمائین اور یہہ حکم صادر
فرمائین کہ اس رولن قیدی ہین کہ حسب بیان عرضی دہندگان
شہر بریلی کے حدود کے اندر گاؤکشی کی قطعی ممانعت ہے - دست اندازی
کی جاوے اور اس طرح سے اس امر کا انسداد کر دیا جاوے کہ
ہندؤون کے امور مذہبی کی نسبت - ایسی غیر قابل برداشت سختیان
اور زیادتیان کی جائین جیسے کہ زمانہ حال مین وقوع مین آئی ہین
ہندؤون کا بیان نسبت اس رواج کے زیادہ تر ایک روبکار پر
مبنی تھا جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اسکو آر اسکاٹ صاحب نے
جب وہ قائم مقام کمشنر بریلی تھے ۱۸۳۳ع مین جاری کیا تھا اور
روبکار مذکور مین یہہ تصفیہ کیا گیا تھا کہ مسلمانون کو اس امر کی اجازت
نہ دینی چاہیے کہ شہر بریلی کے اندر مکانات مسکونہ یا دیگر مقامات مین
گاؤکشی کرین ۳ - لائل صاحب کی چٹھی نمبر ۱۰۳۶ مورخہ ۱۲ جون ۱۸۹۴ء
مین گورنمنٹ ہند نے یہہ ہدایت کی کہ بدین مقصد تحقیقات کی جانی چاہیے
کہ (۱) یہہ تحقیق ہو کہ میموریل درحقیقت شہر بریلی کے ہندؤون نے
تحریر کیا یا کرایا ہے یا نہین - اور اگر ایسا ہے تو (۲) تائیدگان
کو یہہ ایما کیا جاوے کہ اپنے دعوے کو پورے طور سے بیان کرین
اور وہ اصلی کاغذات یا انکی نقول مصدقہ پیش کرین جن پر وہ
استدلال کرتے ہین اور (۳) ان کاغذون کے پیش ہونے کے بعد

اور ایسے کاغذات متعلقہ موجودہ دفاتر بریلی کے جانچ کی جاے
جن سے یہہ ظاہر ہو کہ شہر بریلی کے حدودہ مین باغراض قربانی گاو
کشی کی کبھی اجازت نہین دی گئی - ۴ - مول صاحب کمشنر روہیلکھنڈ
تحقیقات مطلوبہ عمل مین لاے - اور جب یہہ معلوم ہوا کہ اگرچہ اس معمول
کی پیشی کے وقت بریلی کے کسی رئیس یا درباری نے علانیہ طور
سے اسکی تائید نہین کی تاہم وہان کے ہندوون کی ایک جماعت کثیر
اسکی تائید کرتی ہے تو اس جماعت ہنود کو یہہ ایما کیا گیا کہ ان کاغذات
کو پیش کرین جن پر وہ استدلال کرتے ہین - اگرچہ عرضی دہندگان
کے ڈپلی کیٹس (قایم مقامان) نے صاحب کمشنر کے سامنے یہہ بیان
کیا کہ سنہ ۱۸۳۶ع کا وہ کاغذ جس پر وہ استدلال کرتے ہین ایک حکم کی نقل
مصدقہ ہے جو اسکاٹ صاحب نے سنہ مذکور مین جاری کیا تھا اور
نقل مذکور کاغذ اسٹامپ پر تحریر ہے تاہم نامبردگان اسکو پیش نکرسکے
اس قسم کا کوئی حکم گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی واودہ کے دفاتر کے
کاغذات مین نہین ملتا - لیکن یہہ امر مسلم الثبوت نہین ہی کہ یہہ حکم کبھی صادر
ہی نہوا تھا کیونکہ کمشنری اور کلکٹری کے کاغذات غدر مین تلف
ہوگئے اور گورنمنٹ سکرٹری کے سنہ ۱۸۹۶ع کی آتش زدگی مین (۵)
لیکن اگرچہ کوئی قطعی کاغذی ثبوت شہر بریلی مین گاؤ کشی کے
رواج کی نسبت موجود نہین تاہم مراتب مندرجہ ذیل سے رواج
مذکور کی نوعیت کا حال معلوم ہوسکتا ہے اگر وہ حکم جسکی نسبت یہہ بیان

کیا جاتا ہے کہ اسکاٹ صاحب نے جب وہ بطور چند روزہ ۱۸۳۷ء
مین قایم مقام کمشنر تھے صادر کیا اس میموریل کے مشمولہ (الف)
صحیح تحریر کیا گیا ہے۔ تو بہی جیسا کہ آپکی چیٹھی کے فقرہ ۴ مین تحریر ہے
اُس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اُسوقت مین شہر بریلی مین بغرض
قربانی گاؤکُشی کی قطعی ممانعت تھی۔ اس ۱۸۳۷ء کے کاغذ کے لاحظہ
سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قایم مقام کمشنر مذکور کے سامنے جو بحث
اوسوقت پیش تھی وہ شہر بریلی اُن حصون مین گاؤکُشی سے متعلق
تھی جن مین ہنود رہتے ہین (کیونکہ اُس کاغذ مین یہہ الفاظ ہین)
ہندوٗن کے رہنے کے) مقامات اور ایک خاص مقام (دیبنے سرایے
فیض اللہ خان) سے متعلق تھی اور کاغذ مذکور مین کوئی امر ایسا نہین
ہے۔ جس سے یہہ پایا جاسے کہ اسکاٹ صاحب کا یہہ حکم مخولہ اہل
ہنود عام طور سے دیگر مقامات مین قربانی کیے جانے سے بھی متعلق
تھا۔ جن واقعات کا اس حکم مین حوالہ ہے اُن سے یہہ ثابت نہین
ہوتا کہ حکام نے مسلمانون کے حقوق مین دست اندازی کی یا یہہ کہ
مسلمانون کے اس حق کی نسبت کہ وہ اپنے مکان مین (بشرطیکہ وہ
ہندوٗن کے قرب وجوار مین نہون) قربانی کرین کوئی بحث و
حجت ہوئی بلکہ صرف اس امر کا انتظام کیا گیا کہ ہندوٗنکی دل آزاری
نہو۔ لیکن کاغذات موجودہ مین ایک نالش دیوانی کی مسل
موجود ہے جو ۱۸۷۱ء مین فیصل ہوئی تھی اور اسی مسل مین اُن

معاملات کا ذکر ہے جو اس بارہ مین سابقاً وقوع مین آئے تھے
اور اس مسل سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۳۱ع مین بریلی مین گاؤ
کشی کی نسبت نزاعات ہوئی تھین۔ کاغذات مذکورہ سے اُن شرائط
کی نوعیت بھی معلوم ہوئی تھی جو اوسوقت مین فریقین کے باہم قرار
پائی تھین۔ سنہ ۱۸۷۱ع و سنہ ۱۸۷۲ع مین رام نومی اور محرم کے تیوہار ایک
ہی زمانے مین واقع ہوئے اور مسلمانون نے ایک نالش بدین
منشا دائر کی کہ ہندون کو اُن شرائط کے خلاف ورزی سے باز
رکھا جائے جو سنہ ۱۸۳۷ع اور سنہ ۱۸۵۲ع مین بریلی مین گاؤکشی کی نسبت
قرار پائی تھین۔ یہہ بات ثابت کی گئی تھی کہ سنہ ۱۸۳۱ع مین مستقل کمشنر
ٹرنر صاحب تھے اور صاحب موصوف نے سال مذکور مین جب
رام نومی اور محرم ایک وقت مین واقع ہوئے فریقین کی مصالحت
کرا دی جسکے رو سے بعوض اون رعایتون کے جو ہندون نے
دربارہ محرم کے کین مسلمانون نے یہہ اقرار کیا کہ وہ ہندون
کے تیوہارون کے ایام مین بازارون مین گاؤکشی سے باز رہینگے
پس اس قرارداد سے بوجہ معقول یہہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ بریلی مین
سوائے مقامات عام کے دیگر مقامات مین گاؤکشی کا رواج تھا۔
اور اگر بجائے مقامات عام کے ہم شہر کا مقام سکونت ہنود قائم
کرین تو وہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے جو اُس حکم سے پایا جاتا ہے جو اسکاٹ
صاحب کا حکم بیان کیا گیا ہے اور جس پر عرضی دہندگان استدلال

کرتے ہیں دسنہ ۱۸۵۲ء مین رام نومی اور محرم پھر ایک وقت مین واقع
ہوئے اور سنہ ۱۸۳۷ء کے اقرارنامہ کی تجدید ہوئی سنہ ۱۸۶۰ء مین یہہ
دونون تیوہار پھر ایک وقت مین ہوئے اور حسب مذکرہ بالا مسلمانون
نے ہندوون پر دیوانی مین اس غرض سے نالش دائر کی کہ وہ اس
اقرارنامہ کی پابندی کرین جو فریقین کے باہم تحریر ہوا تھا۔
صاحب جج نے اس نالش کو یہہ تحریر کرکے ڈسمس کیا کہ میرے نزدیک
یہہ بات مراسلات مدخلہ سے ثابت ہوگئی کہ سنہ ۱۸۳۷ء کے اقرارنامہ کی
صرف وہ لوگ پابند تھے جنہون نے اوسپر دستخط کیے تھے اور وہ
اسیوقت کے لیے اسکے پابند تھے لیکن فقرہ مندرجہ حاشیہ سے
جو نالش مذکور کی تجویز مین درج ہے یہہ امر صاف ظاہر ہے کہ اسوقت
مین تیوہارون مین مسلمانون کے مکانون مین گائے کی قربانی کی
ممانعت نہ تھی۔ فیصلہ کی تمہید کا انتخاب۔ اس نزاع کو طے کرنیکے سنہ ۱۸۳۷ء
مین ہندو اس بات پر رضامند ہوئے کہ وہ اپنے تیوہارون کے
رسوم مذہبی علانیہ طور سے ماہ محرم کے عشرہ مین نکرینگے اور مسلمان
ہندوون کے سامنے گاؤکشی نکرین۔
واقعات مذکورۂ بالا سے یہہ ثابت ہے کہ اگر اسکاٹ صاحب نے
کوئی روبکار سنہ ۱۸۳۳ء مین جاری کیا تو بھی بطور امرلازمی اوسکا منشا
یہہ ہوگا کہ وہ خاص خاص مقامات سے متعلق ہو اور عام طور سے
تمام شہر سے متعلق نہو۔ علاوہ اسکے چونکہ کسی ایسے روبکار کا حوالہ

اُس نالش دیوانی مین نہین کیا گیا اُس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ اگر یہہ روبکار جاری بھی ہوا تو بھی اُن اشخاص نے جو اس معاملہ سے زیادہ تر تعلق رکھتے تھے اس روبکار کو کوئی ضروری اور اہم قسم کا کاغذ نہین سمجھا۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مول صاحب کی تحقیقات و نتایج پر بطور کامل غور و خوض کرنے کے بعد یہہ تجویز کیا ہے کہ یہہ ثابت ہے کہ شہر بریلی مین مسلمان اپنے تیوہارون مین گاے کی قربانی کیا کرتے تھے اور ایسا ہی خیال بھی ہو سکتا تھا کیونکہ شہر بریلی روہیلکھنڈ مین مسلمانون کا دار الحکومت تھا اور بریلی کے ہندو مطلق کوئی ثبوت اپنے اس بیان کا نہ دے سکے کہ از روے رواج قدیم کے بریلی مین گاے کی قربانی کی قطعی ممانعت تھی۔ اس تجویز مین نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل سے اتفاق راے فرماتے ہین۔ لیکن یہہ بات ظاہر ہے کہ مسلمانون کے تیوہارون کے مواقع پر (اس قربانی کی نسبت) بطور معمولی و شرائط عاید کیے جاتی ہین۔ اور ضرور ہے کہ بحکم نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ایسی قربانی کا اسطرح انتظام کیا جاے کہ کسی طرح بلحاظ امور مذہبی ہندون کی دل شکنی کا موقع یا احتمال غالب نہو اور علاوہ اسکے حفظان صحت و صفائی مین کسی قسم کا ہرج و خلل واقع نہو۔ جن احکام کے جاری کرنیکا لوکل گورنمنٹ کا منشا ہے اُنکے روسے مجسٹریٹ ضلع اس امر کا ذمہ دار ہوگا کہ قربانی کی اجازت (۱) ہندون کے محلون مین یا (۲) ایسے مقامات (محلون)

یا جگہون (مکانون) مین جہان اُسکے سبب سے بوجہ معقول ہندوؤن کے دلون مین رنج پہونچنے کا احتمال ہو نہ دی جاے - اور حکم مذکور کے روسے قربانی کے مواقع اور تعداد کا اس طور سے انتظام کیا جائیگا کہ شہر کی حفظان صحت وصفائی کا کامل لحاظ رہے گورنمنٹ کی راے مین اگر ان ہدایتون کی تعمیل عقلمندی سے سمجھ بوجھ کر کی جاوے گی تو نہ مسلمانون کی جائز آزادی مین خلل پڑیگا اور نہ ہندوون کی دل آزاری ہو گی - گورنمنٹ ہند کے پاس آپ کی چٹھی نمبر ۱۴۵۵ مورخہ ۱۶ نومبر کے ساتھ ایک اور میموریل بھی پہونچا ہے جسپر بریلی کے دس ہزار ہندوون کے دستخط ہین جس مین مول صاحب کے طریقہ تحقیقات کی نسبت اعتراض کیا گیا ہے اور اس مین یہہ ادعاے مزید کیا گیا ہے کہ بریلی مین یہہ رواج جاری نہین تھا کہ مسلمان شہر مین گاؤکشی کرین - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے اس میموریل پر غور و توجہ فرمائی اور معتشم الیہ کو اُسمین کوئی وجہ ایسی معلوم نہین ہوئی کہ اُن نتایج کے صحیح ہونے کی نسبت جو لوکل گورنمنٹ نے مول صاحب کی تحقیقات کے نتیجون کے بنا بر قائم کئے گئے ہین اتفاق راے کرنے سے انکار فرماتین یا جو اظہار راے چٹھی ہذا کے فقرات ماسبق مین کیا گیا ہے اُسمین تغیر و تبدیل کی ضرورت سمجھین - مین حسب ہدایت یہہ درخواست بھی کرتا ہون کہ ایک نقل اس چٹھی کی عرضی دہندگان کے

پاس بھیجی جاوے - اور یہہ استدعا کرتا ہون کہ اگر نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر کو اس امر کی نسبت کچھہ اعتراض نہو تو اس
مراسلت کو بحکم گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی بغرض اطلاع عام مشتہر
کردیا جاے جو تجویز اس چٹھی مین قرار پائی ہے اسکی بنا پر نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر اُس عرضی پر حکم صادر کرسکتے ہین جو بریلی
کے بعض مسلمانون نے پیش کی ہے اور بغرض اطلاع گورنمنٹ ہند
آپکی چٹھی نمبر ۱۲۷۳ مورخہ ۲۱ ستمبر گذشتہ کے ساتھہ موصول ہوئی
۱۵۶۸ - نمبر ۴ - ۱۹ - ۱۷ (بی) مقام الہ آباد - ۱۳ دسمبر ۱۸۹۴ء منجانب -
صاحب چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ - بنام
صاحب کمشنر قسمت روہیلکھنڈ - مجھکو یہہ ہدایت ہوئی ہے کہ نقول
چٹھی نمبر ۱۹۴۳ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۴ء جسمین گورنمنٹ ہند کے احکام
نسبت اُس عرضی کے درج ہین جو بریلی کے بعض ہندؤن نے
شہر مذکور مین گاوکشی کی بابت پیش کی تھی آپ کے پاس ارسال
کرون - مین یہہ استدعا کرتا ہون کہ آپ ایک نقل ان احکام کی
عرضی دہندگان کے پاس ارسال کرین - مین ایک نقل گورنمنٹ
ہند کی اُس چٹھی نمبر ۱۲۲۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کی بھی ارسال کرتا ہون
جسکے جواب مین یہہ چٹھی گورنمنٹ کی آئی ہے - اور آپ کی توجہ چٹھی
مذکورہ کے اخیر فقرات پر مبذول کرتا ہون - بریلی مین آیندہ
گائے کی قربانی کا انتظام اُنھین احکام عام کے مطابق ہوگا جو -

ریزولیوشن نمبر ۳۹۴ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے مشتہر کیے گئے ہین - اب اس امر کو مسلم الثبوت سمجھنا چاہیے کہ بریلی مین لوگون کے مکانات مین گاے کی قربانی کا رواج چلا آتا ہی یہہ رواج تو ثابت سمجھنا چاہیے اور اب اُسکے سبب کوئی بحث اور حجت نہین ہوسکتی لیکن اس رواج کا عمل درآمد مجسٹریٹ ضلع کے انتظام و نگرانی سے ایسے طریقہ پر ہونا چاہیے کہ کسی طرح بلحاظ امور مذہبی ہندون کی دل شکنی کا موقع یا احتمال غالب نہو - علاوہ اسکے انتظام حفظان صحت و صفائی کا بھی بطور کامل لحاظ رکھا جاے ہیوٹ صاحب اور میکفرسن صاحب کے احکام جنکی روسے بعض مقررہ مکانون مین قربانی کی اجازت دی گئی مسترد نہین کیے جاتے ہین لیکن احکام حال بجاے اُنکے قایم کیے جاتے ہین - جیسا کہ اب تک دستور چلا آیا ہے مجسٹریٹ بریلی ہندون کے محلون مین یا ایسے محلون یا مکانون مین جہان قربانی ہونے سے بوجہہ معقول ہندون کو رنج پہونچنے کا احتمال ہوگا گاے کی قربانی کی ممانعت کریگا - مجسٹریٹ استحقاق قربانی کی نسبت اُس حالت مین بھی قیود عاید کریگا جب اُس استحقاق لنفاذ کی وجہ سے دیئے قربانی کے سبب سے) شہر کے اُس انتظام مین ہرج و خلل ہو جو بغرض حفظان صحت و صفائی ضرور ہو لیکن دیگر صورتون مین مسلمانون کی جائز آزادی قایم رکھی جاے گی - ۳ - اب مین اون

عرائض کا ذکر لکھتا ہون جو بریلی کے بعض مسلمانون نے ۱۳ جولائی
اور یکم ستمبر ۱۹۱۴ء کو بدین استدعا پیش کین کہ قدیمی رواج اور
اقرار نامجات سابق کے موافق ہندوؤن کو عشرہ محرم مین جو
مسلمانون کی عزاداری کے دن ہوتے ہین - شادی کی تقریبین
کرنے کی اجازت نہ دی جاوے یا کم سے کم یہہ انتظام کیا جاوے کہ
کوئی برات باجے کے ساتھ سڑکون اور کوچون مین نہ نکالی جاوے
ان عرائض کے مندرجہ مراتب کی نسبت مجسٹریٹ بریلی نے تحقیقات
کی اور اس چٹھی مین اسقدر تجویز کرنا کافی ہے کہ بطور امر لازمی
اس مسئلہ کا تصفیہ بھی اسی عام اصول یکسان انصاف اور
غیر جنبہ داری کے مطابق کیا جاوے جسکی بنا پر گورنمنٹ نے
مسئلہ قربانی گاو کا تصفیہ کیا ہے - ایک پہلو تو اس مسئلہ کا
یہہ ہے کہ ہندوؤن کی آزادی نسبت اس استحقاق کے قایم رکھی
جاوے کہ وہ اپنی شادی کی تقریبین اون تاریخون مین اور اس
طریقہ کے مطابق عمل مین لائین جو انکے اصول مذہبی اور رواج کے
موافق قرار پائین - اور دوسرا پہلو یہہ ہے کہ مسلمانون کے خیالات
مذہبی کا لحاظ رکھا جاوے اور جو امر ضروری نہو اور مسلمانونکی دلشکنی
کا باعث ہو اوسکو قطعاً ممنوع کیا جاوے - شادی کی تاریخین برہمن
بدون لحاظ مسلمانون کے سال قمری کے مقرر کرتے ہین -
اور تقریبات شادی مین باجے کے ساتھ براتون کا نکالا جانا ایک

عام دستور اظہار خوشی کا ہے گورنمنٹ تو تاریخون کے مقرر ہونے
مین نہ براتون کے نکالے جانے مین مزاحمت کریگی - اور مسلمان
بوجہ معقول یہہ امید نہین کرسکتے کہ چونکہ وہ عزاداری مین ہوتے ہین
اس وجہ سے ہندو اپنی خوشی کی تقریبین بند کردین - لیکن یہ
امر کسی طرح لابد نہین ہے کہ شادی کا باجا برابر بجتا رہے اور لازم
ہے کہ جب باجہ کے بجتے رہنے کے سبب سے بلحاظ خیالات مذہبی
بوجہ معقول اورون کی دلشکنی ہو تو اسکو تھوڑے عرصہ کیلیے بند کردیا
جاے - اس امر کا انتظام بھی مثل اوقات و مواقع قربانی کے بحالت
ضرورت مجسٹریٹ ضلع کریگا - ۴ - نواب لفٹنٹ گورنر بہادر توقع کرتے ہین
کہ جو احکام اس چٹھی مین درج ہین انکی نسبت کل اعلی درجہ کے اور
معزز باشندگان شہر بریلی یہہ تسلیم کرینگے کہ جو درست اور قرین
انصاف اور معقول ہین -

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر
بہادر ملک اودھ - جی جی لاٹوس چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالک
مغربی و شمالی و اودھ بعض بعض کیفیتین جو اہل الراے اور اعلے
افسران سرکاری و اکابر قوم نے انجمن کے قیام قانہ کے
بارہ مین تحریر فرمائین -

نقل معائنہ شہید مظلوم جنرل اعظم الدین خان بہادر

مرحوم سابق پریزیڈنسی کونسل ریاست عالیہ رامپور

مینے آج صبح ۹ بجے بہ اجازت اپنے قدیم دوست کرم فرماے مولوی محمد اشفاق حسین خان صاحب کے یتیم خانہ کو دیکھا مین بہت خوش ہوا یہہ دیکھکر کہ بہت تھوڑے عرصے مین اس یتیم خانہ نے اسقدر ترقی کی ہے۔ بچون کو صاف لباس سادہ اور موزون پایا اکثر بچون کے چہرے سے آثار شرافت نمایان تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ جو خدمت اور نگرانی کی جاتی ہے اوسکے وہ مشکور مین اونکے اخلاق بھی اچھے معلوم ہوتے ہین دینداری کی بھی پابندی اچھی ہے مکان کسی قدر تنگ ہے وسعت مکان کے واسطے وسعت ہمت اور اعانت مطلوب ہے مین امید کرتا ہون کہ اس کار خیر مین خداے تعالی توفیق دیگا کہ ہم کل مسلمان بھائی شریک ہون اور حسب حیثیت مدد دین۔ یقین غالب ہے کہ ہمارے حضور پرنور نواب صاحب بہادر بھی کچھ اعانت فرما وینگے۔ آخر مین زیادہ موزون ہے کہ ہم شکر گزاری کرین ان حضرات کی جنکی لیاقت محنت اور مروت سے یہہ کام اسقدر چلا اور جو مثل اپنے ذاتی کام کے اسکی طرف متوجہ اور اوسکی سرسبزی و شادابی کے جویان اور خواہان ہین۔

ترجمہ کیفیت صاحب کلکٹر بہادر بریلی

چند روز ہوے کہ مین نے ہمراہی بہت سے ممبران کمیٹی کے جسمین

شہر کے معزز مسلمان شامل تھے اس یتیم خانے کا ملاحظہ کیا اس یتیم خانے
مین ۳۴ بچے پائے انکی پوشاک صاف تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ انکی
خبرگیری اچھی طرح کی گئی ہے سب کے ٹیکہ لگا دیا گیا ہے۔ تین مدرس
تعلیم کے واسطے مقرر ہین اور ایک محافظ معہ چند بیرونی اشخاص کے
مکان یتیم موجودہ مطلب کے واسطے موزون ہے مگر چونکہ یتیمون کی
تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے مکان مین کافی گنجایش
اونکے رہنے کی نہین ہے یتیم خانے کی امداد فیاضانہ طور پر ریاست
رام پور سے ہوتی ہے اور جیسی کہ مجھکو اطلاع ملی ہے عمدہ مکان کی
تعمیر مین بھی ریاست موصوف سے امداد ہوگی۔ مین نہایت خوشی سے
گورنمنٹ سے درخواست کرونگا کہ وہ اس اعلی ورثے کے مفید
کام مین امداد کرے۔ دستخط جی ایس کیمپل صاحب

ترجمہ کیفیت جناب کانل صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ بریلی

مین نے ۲۸ نومبر ۱۸۹۲ء کو یتیم خانے کا ملاحظہ کیا اور یتیمون کو عمدہ حالت
اور موزون لباس مین دیکھکر بہت خوش ہوا ۲۸ لڑکے اور
ایک لڑکی موجود ہین۔ تین مدرس ہین جو گورنمنٹ کے طریقہ پر
زیر نگرانی حافظ غفور الدین پنشن یافتہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس
کے تعلیم دیتے ہین وہ مہتمم یتیم خانہ ہین اور یتیم خانے کی نگرانی نہایت

ہوشیاری سے مولوی اشفاق حسین آنریری مجسٹریٹ قاضی عبدالجمیل
اور محمد شفیع علی خان اور دیگر شرفا کرتے ہین یتیم خانہ بہت جلد
اوس مرتبہ پر ہوجائیگا جیسا کہ آپ محتاج کا ہے اور مثل اسکے گورنمنٹ
سے امداد بھی ملیگی - سول سرجن صاحب نے مہربانی سے اس
بات کو منظور کرلیا ہے کہ وہ یا اسسٹنٹ سرجن موافق قواعد کے مہینے
مین ایک بار یتیم خانے کا ملاحظہ کیا کرینگے - مین بیس روپیہ بطور
عطیہ کے یتیم خانہ سرمایہ مین اور پانچ روپیہ واسطے یتیمون کی شیرینی
کے بھیجتا ہون -

وقار الملک وقار الامرا نواب محمد مشتاق حسین خانصاحب
بہادر انتصار جنگ نمبر متوطن امروہہ دکن ریاست حیدرآباد

مین نے آج چہ بجے شام کو صرف پانچ منٹ تک اس یتیم خانے کو
دیکھا ہے اسقدر قلیل عرصے مین ایک ایسے کام کے تفصیلات کی
نسبت کوئی غور اور کسی امر کی نسبت اظہار رائے تو مشکل ہے
لیکن عام طور پر یہہ کہہ سکتا ہون کہ لڑکے اچھی حالت مین ہین اور
یہہ ایسا مفید کام بریلی کے اہل اسلام سے ہوا ہے کہ جسپر جسقدر فخر
کیا جاوے وہ سب بجا ہے مین مشکور ہونگا اگر صاحبان مہتمم
براہ عنایت فقیر کی طرف سے ایک روپیہ ماہوار چندہ اور اوس
روپیہ کا ایک تا چہار گذشتہ چندہ اس کام مین قبول فرماوینگے

ہینے رجسٹر یتیمان مین دیکھا کہ اوسمین مختلف اضلاع کے بچے شامل ہین تو اس لحاظ سے یتیم خانے کو یہہ حق ہے کہ کم ازکم روہیلکھنڈ کے ہر ایک ضلع کے صاحبان مجسٹریٹ بہادر سے درخواست کیجاوے کہ وہ ہر ایک میونسپلٹی سے جسقدر مناسب اور ممکن ہو اس کار خیر مین مدد فرماوین اور مین مہتمم صاحبان کی توجہ اسبات مین چاہتا ہون اور میرا خیال یہہ ہے کہ جناب مہتمم صاحبان اگر چاہینگے تو جناب صاحب مجسٹریٹ بریلی اور جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت سے اس کام مین بالضرور مدد پہونچیگی اور انھین کے ذریعے سے دیگر اضلاع کے حکام کی خدمت مین اس قسم کی درخواست کا پیش ہونا مناسب ہوگا - آخر مین مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ وہ ان سب بچون اور اس قسم کے اور آنے والے بچون پر اپنا رحم اور فضل شامل رکھے اور اس عمدہ کام کو ہر طرح کامیابی ہو -

ترجمہ کیفیت جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی و اودھ

ہینے ۲۹ مارچ ۱۸۹۳ء کو یتیم خانے کا ملاحظہ کیا اور مجھکو یتیمون کے امور کی بابت من کل الوجوہ اطمینان ہے جو خوش اور اچھی حالت مین ہین مین مناسب سمجھتا ہون اگر انکو تعلیم دی جاوے اور دستکاری سکھائی جاوے تاکہ وہ اوس سے اپنی زندگی بسر کرسکین

تعلیم جو انکو دیجاتی ہے وہ اونکی وجہہ معاش کا ذریعہ نہین ہوسکتی -
مین یہہ راے دیتا ہون کہ ایک یا زیادہ ممبر کمیٹی لکھنؤ کے انڈسٹری
یعنے اسکول صنعت وحرفت مین جاوین اور دیکھین وہان کیا ہوتا ہی
پرائیوٹ سکریٹری ایک تقریبی خط جناب مجسٹریٹ لکھنؤ کے نام دیویجیے
جو اونکو اجازت اُسکے دیکھنے کی دیوینگے -

ترجمہ معائنہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن

آج مینے یتیم خانے کا معائنہ کیا - موقع مذکورہ کو عمدہ حالت مین پایا -
معائنہ سے معلوم ہوا کہ یتامی شکم سیر تھے اور اونکی غور و پرداخت
اچھی طرح کی گئی ہے نگہداشت بھی ملحوظ رہی ہے - پیشاب خانون کا
انتظام بھی کیا گیا ہے جیسا کہ مین نے پیشتر رپورٹ مین لکھا تھا -
تاریخ ۲۹ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء -

ترجمہ اُردو معائنہ اسسٹنٹ سول سرجن

مینے یتیم خانے کا آج صبح معائنہ کیا لڑکے صاف تھے اور اچھی طرحسے
اونکی خبرداری کیجاتی ہے اور اونکی تندرستی مین ظاہرا میرے پہلے
معائنے کے وقت سے ترقی معلوم ہوتی ہے مین اس بات کے دیکھنے
سے خوش ہوا کہ کچھ لڑکون کو فن نجاری سکھایا جاتا ہے میرے آخر
ملاحظہ کے بعد سے مکان پر سفیدی کردی گئی ہے اور بہ نسبت پہلے کے

مکان بہت صاف پایا - ۲۶ اگست ۱۸۹۳ء

حضور پرنور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک غرب و شمال

پیارے صاحب - ۲۶ اکتوبر ۱۸۹۳ء

مین بحکم حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کمیٹی یتیم خانے اسلامیہ کو اطلاع دیتا ہون کہ بتاریخ بست و چہارم ماہ اکتوبر جناب ممدوح نے یتیم خانۂ اسلامیہ کا معائنہ کیا بچون کو تندرست و خرم مکان کو صاف اور عمدگی سے مرتب پاکر نہایت محظوظ ہوے حضور موصوف مبلغ صہ پچاس روپیہ بطور انعام یتیم خانے کو مرحمت فرمانیکی اجازت چاہتے ہین جو مین بذریعے نوٹ آپ کے پاس بھیجتا ہون - آپکا مخلص منی فولد پرایوٹ سکرٹری -

ترجمہ معائنہ جناب ہولڈرنس صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ بریلی آخر دسمبر گذشتہ مین -

مینے آج یتیم خانے کا معائنہ کیا - مجھکو اوسکے دیکھنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - تعلیم جسمانی (دستکاری) حال ہی مین شروع ہوئی ہی یہہ ابتدا جو کی گئی ہے کچھ نہ کچھ فائدہ بخش ضرور ہے - مجھکو یقین ہی کہ منتظمان کمیٹی اپنے مقصد یعنے اوس قطعہ زمین کے حاصل کرنے مین جسکا وعدہ حضور پرنور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک غرب

وشمال سے ہوا ہے کامیاب ہوئینگے اور اوس رقم کو فراہم کرینگے
جو اوسکے واسطے مشروط ہے۔

ترجمہ معائنہ مسٹر الیکزنڈر صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع بریلی ۲۲ مئی ۱۸۹۴ء

ملاحظہ کیا کل کے دن۔ لڑکون کی خبرگیری اچھی طرح سے ہوتی ہے اور
ہین اسباب کے دیکھنے سے خوش ہوا کہ بعضون کو جوتا بنانا سکھایا
جاتا ہے ۔ ہم سے اوپر فی الحال یتیم خانے ہین لڑکے رہتے ہین
بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یتیم خانے کو کسی ایسی جگہ منتقل کیا
جاوے کہ جہان پر اونکو باغ کا اور کھیتونکی کاشت کا کام سکھایا جاوے
اونکو محرری سکھانا کچھ فائدہ نہین ہے ۹۰ لوگ زراعت اور دستکاری پر
بسر کرتے ہین۔ کانپور مین ایک نہایت عمدہ کارخانہ جسمین معقول صورت
معاش کی ہے جاری کیا گیا ہین خیال کرتا ہون کہ ۲۰ لڑکون کا
فی الحال انتظام کیا جاوے چندے کی حاجت ہے اب مینے خود
بطور امداد دس روپیہ ماہوار چندے کا وعدہ کیا۔

والاجناب معلے القاب امیر المومنین ملاذ المسلمین یکہ تاز میدان ریاست و فرمانروا ے خدیو کشور ابہت و سریر آرا ے خلافت جناب نواب محمد حامد علیخان صاحب

بہادر فرمانروائے ریاست رام پور کا شکریہ

یہہ اہل اسلام کی مردہ امیدون کو زندہ کرنے والی انجمن جسکی کارروائیوں کے بعض مختصر حالات اس رپورٹ مین درج ہین ہرگز قایم نہین رہ سکتی تھی اگر ایک زبردست ہاتھ نے جسنے اب تک ایسی ایسی بہت سی مجالس خیر کی دستگیری کی ہے اسکا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا۔

اے گروہ اہل اسلام اور اے برگزیدگان انام تم جانتے ہو کہ وہ زبردست ہاتھ کس کا ہے۔ وہ ہاتھ جناب مستغنی عن الالقاب نواب محمد حامد علیخاں صاحب بہادر والی ریاست رام پور اور اُنکے بزرگان عالیشان جنت مکان کا ہے جنکی طرف سے ایک عطیہ مبلغ چھہ سو روپیہ سالانہ انجمن کو ملتا ہے اے مصیبت زدگان اہل اسلام جب تم اپنی امیدون کو پھر تازہ ہوتا پاؤ اور اے بیکس یتیمون جب تم اپنے کو گزشتہ مصیبتون اور آیندہ کی دقتون سے نجات پایا ہوا خیال کرو اور موجودہ آرام اور تیمارداری سے تمھارا پژمردہ دل تروتازہ ہو کر غنچے کی طرح پھول جاے اور جسوقت اس خوشی مین تمھارے معصوم دل و زبان سے دعا نکلے اوسوقت اس امر کو کبھی مت بھولو کہ اس سارے آرام و چین اور رفاہ دارین کا باعث سرکار عالیہ والی رام پور ہے۔ اللہم متع المسلمین بطول حیاتہ وضاعف ثواب جمیلہ وحسناتہ۔

ذکر بعض مساعی جمیلہ جو بعض ارکین انجمن نے براہ ہمدردی اسلامی فرمائین اور بعض اہل ہمت وحمیت نے اس کارروائی مین انکی تقویت وتائید کی

جزاہم اللہ خیر الجزاء۔
سب سے اہم اور مفید اور مشکل کام جو اس سال ببرکت دلسوزی اور جفاکشی بعض ارکین باہمت انجام پایا سفارت دہلی اور علی گڈہ اور بھوپال تھے جناب مولوی شیخ محمد تجمل حسین صاحب رئیس شہر کہنہ و آنریری مجسٹریٹ بریلی نے باوجود علالت طبع کے ایسی ہمت اور جرات کو کام فرمایا کہ اسکی نظیر اس زمانے مین بہت کم ملتی ہے۔ اگر ایسی ہمت اور ہمدردی اور صاحب بھی فرماوین تو بڑے بڑے مشکل کام بہت آسانی کے ساتھ انجام پاوین شیخ صاحب موصوف علاوہ آنریری مجسٹریٹ ہونے کے سکرٹری چنگی بریلی بھی ہین اور ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین اسکے علاوہ خاندانی زمیندار اور گھر سے بہت آسودہ حال ہین۔ ان سب عیش وآرام اور منافع کو انجمن کی خیرخواہی اور اسلام کی ہمدردی کے واسطے آپ نے خیرباد کیا اور نوکری سے ایک مہینے کی رخصت لی اور دہلی اور علی گڈہ اور بھوپال کا سفر

واسطے استمداد انجمن کے گوارا کیا پہلے دہلی تشریف لے گئے اور
وہان کے اکابر سے عموماً اور جناب حکیم عبدالمجید خان صاحب سے
خصوصاً ملاقات کی - اور اغراض انجمن کو بیان فرمایا اور اُسکی
تائید کے لیئے درخواست کی جناب حکیم صاحب اپنی ذات سے
شریک چندہ ہوے اور سعی ترغیب اور تائید انجمن کا بھی وعدہ
فرمایا - لیکن بسبب اسکے کہ وہان کے رُوسا کی توجہ مدرسہ
طبی دہلی کی طرف زیادہ تر معطوف ہے اس سعی پر کوئی اثر معتدٌبہ
مترتب نہین ہوا چونکہ زمانہ نمایش گاہ علیگڈہ کا آگیا تھا لہذا
شیخ صاحب ممدوح وہان سے علیگڈہ تشریف لاے اور یہان مولوی
خدا یار خان صاحب رئیس اور زمیندار شہر کہنہ کو انجمن کی طرف سے
اپنی معیت اور مدد کے واسطے موجود پایا - یہان ان دونون صاحبون
کے جناب حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس دتاولی نے جو پہلے
سے ممبری اس انجمن کی قبول فرما چکے ہین بہت ہمدردی کی -
اور انھین کے مشورے اور راے سے یہہ دونون صاحب
اکثر رُوساے سے جو بتقریب شرکت نمایش گاہ تشریف لائے تھے
ملے اور کوئی دقیقہ ترغیب اور تحریص امداد انجمن کا فروگذاشت
نہین کیا یہان تک کہ چہتاری (جو علیگڈہ سے ایک منزل ہے)
جاکر جناب نواب محمود علیخان صاحب رئیس چہتاری سے ملاقات
کا قصد کیا لیکن افسوس کہ نواب صاحب ممدوح بتقریب تعزیت

کسی گانون کو تشریف لے گئے تھے اور اس سبب سے اون سے
ملاقات ہنوئی یہہ دونون جوان مرد بہت سرگرمی سے صبح سے
دو بجے تک اور ۲ بجے سے آٹھ بجے شب تک اس کام مین مصروف
رہتے تھے۔ جناب منشی سید محمد فاضل صاحب تحصیلدار نے ان
صاحبون کے ساتھ بہت عنایت وہمدردی فرمائی جسکی انجمن تہ دل
سے ممنون ہے اس سعی کا اثر علیگڈہ اور بلند شہر دونون
ضلعون پر بہت پڑا۔ یہان سے خدا یار خان صاحب تو بریلی
واپس تشریف لائے۔ لیکن جناب شیخ صاحب باوجود علالت طبع
سیدے سے عازم بھوپال ہوے اور جناب منشی امتیاز علیخان صاحب
وزیر ریاست اور نیز دیگر اخوان ریاست سے ملے اور درخواست
جو انجمن کی طرف سے ہمراہ لیگئے جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے جناب
وزیر صاحب کے حضور مین پیش کی افسوس کہ بہ سبب آجانے
ماہ رمضان المبارک کے وہ درخواست پیش نہو سکی اور جناب
وزیر صاحب نے بعد انقضاے ماہ مبارک اُسکے پیش کرنے کا
وعدہ فرمایا۔ اور بہت دلسوزی اور ہمدردی کے کلمات فرماکر
خود شریک چندہ ہوے بعد اس سب کارروائی کے شیخ صاحب
مع الخیر بریلی تشریف لائے اور ہمدردان قوم کے واسطے ایک عمدہ
نظیر قایم کی۔ خدا کرے کہ ہم مین سے اور بہت سے صاحبون کو

اس قسم کے کامون کی توفیق ہو۔ گو ان صاحبون کے زادراہ مین انجمن کا ایک سو بیس روپیہ صرف ہوا لیکن جو نفع اس سے ہوا اور جو نظیر قایم ہوئی وہ ایسی بے نظیر تھی کہ اس صرف کی اُسکے سامنے کوئی حقیقت نہ تھی اسی طرح جناب شیخ صاحب نے بمعیت جناب مولوے خدا یار خانصاحب اور جناب شیخ احمد حسین صاحب ایک سفر بدایون کا کیا اور وہان بھی ہر ایک رئیس سے ملاقات اور امداد انجمن کی تحریک کی۔ اس دورے مین مولانا و بالفضل اولانا جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی ان صاحبون کے شریک حال رہتے تھے جسکی تہ دل سے ممنون ہے جناب منشی رحمن حسین خانصاحب تحصیلدار بدایون نے تہ دل سے کوشش فرمائی اور نہایت درجے کی عنایت اور ہمدردی ان صاحبون کے ساتھ کی جزاہم اللہ خیر الجزا۔ چونکہ اُسوقت جناب مولوی حامد بخش صاحب رئیس تشریف نہین رکھتے تھے لہذا دوسرا دورہ بدایون کا بمعیت جناب حاجی مولوی سید اشفاق حسین صاحب صدر انجمن اسلامیہ بریلی کے ہوا اس بار جناب مولوی حامد بخش صاحب نے بہت ہمدردی اور کوشش فرمائی سفارت کو اپنا مہمان کیا اور مہمان نوازی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اور چار پانچ روز اپنا وقت اس کام مین صرف فرمایا اس دورے مین بدایون مین ساڑھے چار سو روپیہ کا چندہ ہوا جس مین ڈھائی سو روپیہ نقد وصول ہو گئے اور باقی روپیہ عنقریب وصول

ہوگا سلسلہ اُسکی آمدنی کا جاری ہے -
جناب قاضی مولوی محمد اشفاق احمد صاحب رئیس شہر کہنہ بریلی نے
ابتدا سے یتیمون کے سرمائے اور دوسری پوشاک کا بار اپنے
اوپر لیا ہے جو باعث اجر جزیل اور دعاے دلی یتیمون کا ہے -
جناب شیخ نور احمد صاحب رائین نے جنکا شکریہ سال گزشتہ
کی رپورٹ مین کیا گیا تھا انتقال فرمایا اور ایک گانون اسیواسطے
مصارف خیر کے اپنے وصیت نامے مین علیحدہ فرمایا - اُسکی آمدنی
سے وہ معقول وظیفہ عسہ ماہوار کا جو جناب مرحوم مغفور نے انجمن
کیواسطے مقرر فرمایا تھا قریب چار سال کے ملا کیا لیکن بھیر جنتیم
اوقاف شیخصاحب نے باظہار کمی پیدوار موضع وقفی اوسکے ادا
مین تعلل کیا تھا تاہم بسفارش جناب مسٹر الیکزنڈر صاحب بہادر
مجسٹریٹ بریلی کے بجائے دوسو چالیس روپیہ سالانہ کے اور
بقایاے گزشتہ سال مین ملا اور اوس کمی کے عیوض مین
جناب موصوف کی سفارش سے مبلغ ایک سو بیس لعہ نواب
معشوق محل کے کورٹ سے ملا اور اُسی زمانے مین گورمنٹ
کی طرف سے جو فی یتیم دو روپیہ آٹھ آنہ ماہوار ملا کرتا تھا وہ بھی
جناب صاحب کلکٹر بہادر کے اعتراض سے بجاے تقریباً سو
سوا سو روپیہ ماہوار کے عیعہ روپیہ ماہوار رہ گیا - اور
مبلغ عسہ روپیہ ماہوار جناب صاحب کلکٹر بہادر نے اپنی

جیب خاص سے علاوہ اور عطیات کے عطا فرمائے ہین اور شہر کے چندے مین جیساکہ معمول چندے کا ہے بہت کمی ہوگئی۔ ایسی دقتون سے یتیم خانے کے صرف عظیم کا بار اوٹھانا انجمن کے امکان سے باہر ہو چلا تھا کہ چند اہل ہمت رؤسائے شہر کہنہ نے اتفاق کرکر ایک معقول رقم مبلغ چوبیس روپیہ ماہوار کی مقرر کردی اور چونکہ اس کوشش نے نازک وقت مین انجمن کی دستگیری کی لہذا اس کوشش کو باعث قیام یتیم خانہ کہا جائے تو کچھ بیجا نہین۔ جناب مولوی قاضی محمد عبدالجمیل صاحب نائب صدر انجمن نے حسب معمول ہمدردی اور فیاضی کو کام فرمایا اور اپنی ذات خاص سے علاوہ معمولی چندہ اور اون عطیات کے جو یتیمون کو عطا کیے۔ نقد عطا فرمایا۔

جناب صاحبزادہ محمد حمید الظفر خان صاحب بہادر برادر شہید مظلوم جناب جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر کی عنایات اور ہمدردیونکا شکریہ بھی انجمن کو کبھی بھولنا نہ چاہیے جنھون نے عطیہ ریاست کی تحریک فرمائی اور شہید مرحوم کے ذمے کے چندے کو چوبیس سالانہ ہے اپنے ذمے لیا اور ہمیشہ انجمن کی تائید اور تقویت کی طرف متوجہ رہتے ہین۔

کریم ابن الکریم ابن الکریم است	در اصلاحش کرم رسم قدیم است

جناب شیخ احمد بخش صاحب رئیس بریلی کی ہمت اور ہمدردی کی

دوبارہ یہان لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے کہ جلسۂ سالانہ کی کیفیت سے وہ اظہر من الشمس ہو چکی ہے -

شکریہ شعراے مصنف تواریخ اور مولوی عبد العزیز خانصاحب مدرس عربی کالج

قبل اسکے کہ یہہ رپورٹ ختم ہو شکریہ اون صاحبون کا جنھون نے براہِ مہربانی تاریخین طبع رپورٹ ہذا ارسال فرمائین ادا کیا جاے منجملہ اونکے ایک مولوی وہاب الدین خان صاحب خلف الرشید مولوی شہاب الدین خانصاحب مرحوم ہین جو فارسی مین بریلی مین یکتا تھے - دوسرے منشی فاخر حسین صاحب فاخر سہسوانی برادر منشی انوار حسین صاحب مرحوم تسلیم تخلص جو فارسی مین بالخصوص تاریخ گوئی مین اوستاد مسلم الثبوت تھے اونھون نے ہر سرخی کی تاریخ بھیجی ہے - تیسرے مولوی شجاعت علی صاحب خلف الرشید جناب مولٰینا ہدایت علی صاحب ہین جو بریلی کے مشہور علما مین ہین -

شکریہ جناب مولوی عبد العزیز خانصاحب

اس جگہ مولوی عبد العزیز خان صاحب کا شکریہ ادا نکیا جاے تو سخت کفران نعمت اور آیندہ دیگر معاونون کے لیئے باعث ضعف ہمت ہے مولوی صاحب موصوف نے اپنی کثیر الاشتغالی کے سبب

جوایک آدمی کی قدرت سے زائد کار ہاے متعلقہ اونکے ہین اس
رپورٹ کا مصالح اور پرچہ متفرق یکجا کرکے بعد احتمال صعوبات
اور صرف بیش بہا اوقات گردہ بنا دیا اور خاکا کھینچ دیا جسپر نظر ڈالنے
سے مجھے بہت کم دقت پیش آئی ورنہ اور صاحبون شرکار انجمن سے
جو مدد کی امید کیجاتی تو سال آیندہ بھی یہہ کام ختم ہو سکتا۔

معذرت تاخیر طبع

وجہ توقف طبع یہہ ہوئی کہ بجز مولوی عبد العزیز خان صاحب کے
اور کسی ممبر صاحب اور رکن انجمن نے توجہ بامداد نفرمائی اور
میری علالت طبع اور مشاغل کی کثرت اور بیرونجات کے اسفار
بھی باعث تاخیر طبع ہوے جب تک مین اوس کل چھپے کو دیکھ
نہ لیتا مطبع کو بنا بر طبع بھیج نہ سکتا تھا حالانکہ اب بھی پوری طرح سے
اسکو دیکھ نہین سکا مگر بوجہ اسکے کہ دیر کی گنجایش نہین تھی۔
بمجبوری اجازت طبع دی گئی۔

العبد
سید محمد اشفاق حسین خانصاحب صدر انجمن و گورنر یتیم خانہ اسلامیہ بریلی

تاریخ مصنفہ جناب مولوی شجاعت علی صاحب

اے حمد تو زیور قلمہاست	خوش گوہر افسر رقمہاست

گر نعت رسول تو نباشد — آن نامه قبول تو نباشد

زان رو که نیم من سیه کار — شایستهٔ حمد و نعت زنهار

پس مطلب خویش وا نمایم — راز سربسته را گشایم

این انجمن خجسته فرجام — مرهم نه زخم قلب ایتام

گو هست ز چند سال قائم — ساعی است بکار خیر دائم

خواهان رفاه مسلمین است — یاری ده هر دل حزین است

تجهیز جنائز ست منظور — تعمیر مساجد است دستور

دارو ده هر سقیم آمد — تسکین دل یتیم آمد

پوشاک نفیس نزهت آگین — هم لقمهٔ خوشگوار و شیرین

فارغ ز خیال و فکر ارزاق — بنشسته برای شغل اخلاق

تحصیل علوم کار دارند — انواع هنر بدست آرند

ارکانش ز روی حق پرستی — دارند نجیب پیش دستی

صدرش که کند صدارت — شاه است بمنصب وزارت

عالی نسبی خجسته کامی — والا حسبی بلند نامی

اشفاق حسین سید القوم — سرگرم صلوٰة و صدقه و صوم

نقاد جواهر معانی — دریای محیط قدردانی

چون جلسهٔ سالیانه گردید — در شهر و قری فسانه گردید

فکر تاریخ او چو اختر — کرده ز دل حزین و مضطر

گفتش ناگه سروش خوش کام — ایلاف ارامل است و ایتام

تاریخ مصنفه جناب مولوی وهاب الدین خان صاحب

اطفال یتیم را ازین پیش
از خنجر فقر بود دل ریش

پیوسته به گریه کارها بود
بودند ز فرط ضعف بیخویش

عریانی تن لباس شان بود
خوردند گیاه چون بز و میش

از مذهب خویش بیخبرها
ناواقف دین و ملت و کیش

ایمان همه نان و آش بوده
گشتند مشوش از الم بیش

در خواهش نان همی دویدند
بیخواسته دربدر چو درویش

هرچند شتافتند هرسو
حاصل نشد از کسی بجز نیش

این انجمنی که باد آباد
از بخشش وجود داد شان داد

خوش انجمنی ست فیض بنیاد
ابواب عطا و جود بکشاد

هر طفل یتیم چون شنیده
آوازهٔ بذل و شهرهٔ داد

از منزل دور دست دردم
با شوق درون براه افتاد

در خدمت صدر چون رسیدند
گشتند همه ز فکر آزاد

خوردند هر آنچه خواسته دل
خفتند به قصر عشرت آباد

تن زیب شد ست خوشترین ثوب
نارند ز جور و برد گه یاد

با فرط نشاط میگزارند
یارب همه عیش شان فزون باد

این همه دان عنایت صدر

هست او فلک نوال را بدر

اشفاق حسین صدر ذیشان	وصفش ز حد بیان فراوان
از راه علوی رتبه یکتا	چون نجم به انجمن فروزان
در فکرت کار اوست هردم	فرمود چه کارها نمایان
با این همه رفعت مدارج	حقا بصدارت است شایان
دیدند چو روشش مهر مادر	رفته برون از دل یتیمان
هر مشکل آن که بود لا حل	کرد از ره لطف عام آسان
جمع است دل یتیم یکسر	هرچند که بود بس پریشان

صدر است و هزار جاه و اقبال
صدر است و الوف عز و اجلال

ارباب و مشیر صدر والا	هستند همه به عقل یکتا
حقا که نکو مدبرانند	عاقل زیرک فهیم و دانا
با شوق دلی و جوش اسلام	مصروف بکار روز و شبها
در فکر رفاه عام هردم	از دست و زبان و سیم و زرها
ایثار کنند نقد وافر	در دفع شکایت یتامی
زانجمله کسی نقود بخشید	پوشاند کسی لباس زیبا
کس داد فواکه خوش و خوب	کس کرد طعامها مهیا

بر همت شان صدر آفرین باد
هر یک به نشاط همقرین باد

خوش زیب و صفا یتیم خانه — در وسعت و رونق و ضیا یگانه
با الفت و مهر می دهد درس — استاد ادیب مشفقانه
اطفال به طیب و رغبت دل — مصروف علوم طالبانه
پاک ورد زبان اوست قرآن — هر لحظه و ساعت و زمانه
اوقات بصیرت صرف سازد — چند علم حدیث و دینیات نه
یک صرف بنحو می نماید — اوقات کمی نیز جاودانه
در کوشش شوق پیشه و علم — گشتند به حالی فانه

بی شغل وقت نمی گذارند
کاری دگری جز او ندارند

پیوسته به پیشها و حرفت — دارند همه یتیم محنت
از الفت این و آن بدیده — مصروف به پیشه خیاطت
فارغ ز خیال سوی ظلمها — با سوزن و رشته هست الفت
دامن ز تفکرات چیده — با دامن و جیب در شتافت
سودند به آسمان سر خود — در کار کلاه از لیاقت
این انجمن و تمام ارکان — باشند بخیر تا قیامت
هم جاسه مضاعف و فزون باد — باشند همه ایشان سلامت

گر طبع به سال او گر آید
از چشمه فیض سید آمد
۱۳۱۴ ۱۲

نقشہ داخل خارج یتیمان یتیم خانہ انجمن اسلامیہ بریلی بابت سال حال من ابتداے ستمبر سنہ ۹۳ لغایت اگست سنہ ۱۸۹۴ء

تعداد یتیمان جو آخر سال گزشتہ میں تھے	تعداد یتیمان جو داخل ہوئے	میزان کل	یتیمان خارج شدہ بوجوہ مختلف: بیاہ	فوت	جنکے وارث لے گئے	بالغ ہو گئے	میزان	باقی جو اب موجود ہیں
۴۶	۱۴	۶۰	۱	۱	۲۳	۰	۲۵	۳۵

فہرست ملازمان انجمن اسلامیہ بریلی

نمبر شمار	نام ملازمان	عہدہ	تنخواہ	نمبر شمار	نام ملازمان	عہدہ	تنخواہ
۱	سید عابد علی	محرر	عـہ	۹	مسماۃ لذت	طباخہ	عـا
۲	سید محمد حسین	حافظ قرآن نگرانیہ یتیم	معـہ	۱۰	نور محمد	مؤذن و نگران	عـا
۳	نصر اللہ خان	چپراسی	۴ عـہ	۱۱	محمد بخش	[illegible]	عـا
۴	شمس الدین	"	۴ عـہ	۱۲	[illegible]	[illegible]	۱۲ عـہ
۵	حافظ عبد الرضا خان	مدرس	صـہ	۱۳	منھو	دھوبی	۸ عـہ
۶	کریم اللہ	خیاط	صـہ	۱۴	عزیز بخش	حجام	۸ عـہ
۷	رحیم بخش	کلاہ دوز	للعہ	۱۵	سید اصغر علی	مدرس	عـہ
۸	نیاز احمد	کپڑا دوز	سے	۱۶	چھیدا	خاکروب	عـا

نقشهٔ آمدنی ... از ابتدای ستمبر ۹۳ء لغایت اگست ۱۸۹۴ء

می ۹۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۰	۰	۰	۰	[illegible]		
جون ۹۴ء	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]		
جولائی ۹۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]		
اگست ۹۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشه خروج من ابتداء سپتمبر سنه ۹۲ لغایت اگست سنه ۱۲۹۳ع

جون سنه ۹۳ ایک		۲/۶ ۲	.	.	.	۸/	۸/۹	۲/۳	۸/	۵/۹	۲/	۵/
جولائی سنه ۹۳ ندارد		۷/۳	۶/۶	.	.	.	.	۶		۸/۳	۸/	
اگست سنه ۹۳ ندارد		۱۲/۴	۹/۹	.	۶/۶	۱۲/	.	۹/۷	۱۵/۹	۹/۳	۸/	/
میزان ۱۹ کسر ابوات لاوارث	۹/۹	۱۳/۹	۵/	۲/۳	۶/۶	۱۴/۶	۱۲/	۱۵/۷	۷/۹	۱۳/۷	۶/۸	۱۱/

اجناس خام وطعام پختہ وپھل وغیرہ وشیرینی وکتب وپارچہ وگوشت قیمتی سا عـــہ ۱۲ مہر کا اصحاب ذیل نے اس سال مین یتیمون کو عطا فرمایا

اسماے ذیل

جناب مولوی سید اشفاق حسین خانصاحب
جناب حکیم اکرام الدین صاحب
جناب مولوی غلام امام صاحب
جناب نواب عبد القادر خانصاحب
جناب حاجی فتح محمد صاحب
جناب میر عظمت علیصاحب
جناب شیخ الہی بخش صاحب
جناب حافظ احمد بخش صاحب
جناب منشی نبی احمد صاحب
جناب محمد شفیع صاحب
جناب سید کبیر حسین صاحب
مسلمانان شہر کہنہ معرفت جناب قاضی غیاث الدین صاحب
جناب نور بخش صاحب
جناب وزیر خان صاحب
جناب منشی کریم الدین صاحب

جناب محمد شفیع علیخانصاحب
جناب حافظ محمد غفور الدین صاحب
جناب مولوی ظہور الحسن صاحب تحصیلدار پنشنر
جناب محمد رازق داد خانصاحب
جناب مولوی اشفاق احمد صاحب
جناب احمد خانصاحب
جناب محمود حسن صاحب
جناب مرزا شفاعت بیگ صاحب
جناب مولوی عبد الماجد صاحب
جناب کمال خان صاحب
جناب عبد الحکیم صاحب
معرفت جناب سید اکبر علیصاحب
جناب شیخ بشیر الدین صاحب
جناب شیخ دھاندو صاحب
جناب شیخ نیاز احمد صاحب
جناب شیخ رحیم اللہ صاحب

جناب احمد حسین صاحب ٹھیکہ دار
جناب حافظ امام الدین صاحب
جناب حاجی لطف اللہ خانصاحب
جناب وزیر خان صاحب
جناب محمد عبد الرزاق صاحب
جناب نادر حسین صاحب
جناب محمد حسن صاحب
جناب نجن خان صاحب
جناب محمود بخش صاحب
جناب شمس الدین صاحب

مسلمانان بہاری پور

جناب خواجہ احمد صاحب
جناب شیخ شبراتی صاحب
جناب احمد خان صاحب
جناب محمد بخش صاحب
جناب مولوی عبد القیوم صاحب
جناب مبارک علیصاحب
جناب قاضی مولوی عبد الجمیل صاحب
جناب محمد حسن خان صاحب

جناب نظیر خانصاحب
جناب حامد حسین صاحب
جناب مرزا غلام حضرت بیگ صاحب
جناب نواب محمد مصطفےٰ علیخانصاحب
جناب محمد ظہور صاحب
جناب محمد ابراہیم صاحب
جناب عنایت احمد صاحب
جناب شیخ عزیز الدین صاحب
جناب مولوی محمد خدا یار خانصاحب
جناب سالار بخش صاحب
جناب محمد فاضل صاحب
جناب شیخ بھولن صاحب
جناب مسٹر الفریڈ صاحب
جناب فضل حسین صاحب مستری
جناب محمد اسحاق صاحب
جناب نجیب اللہ صاحب
جناب سید تفضل حسین صاحب
جناب شیخ بدھو چودھری
جناب مولوی امیر احمد صاحب

جناب حسو خان صاحب	جناب میر معصوم علیصاحب
جناب بدہن خان صاحب	جناب میر حامد علیصاحب
مسماۃ نجیبن بیگم صاحبہ	جناب محمد صدیق صاحب
جناب رحیم بخش صاحب	جناب احمد یار خان صاحب
جناب عنایت حسین صاحب قادری بان	جناب عنایت حسین صاحب
جناب شیخ غلام ربانی صاحب	جناب سدن بیگ صاحب

جناب ضیاء اللہ خانصاحب فقط

تمت

الحمد للہ کہ کارروائی انجمن اسلامیہ بانس بریلی حسب الحکم
عالی جناب والا مناقب حاجی مولوی سید
اشفاق حسین خانصاحب صدر انجمن باہتمام
بندہ محمد تیغ بہادر در مطبع انوار محمدی
لکھنؤ طبع شد
یکم ربیع الاول
سنہ ۱۳۱۳ ہجری

من تصنیف رہنمای کامل جناب شاہ آل محمد صاحب دام افضالہ

اک حکایت مین سناتا ہون سنو اہل زمن
سر بسر گوش ہوا در محو توجہ ہمہ تن

اتفاقاً جو ہوا میرا دہلی مین گزر
کوچے کوچے مین پھرا اور گیا زیر زمن

ناگہان آئی نظر انجمن اسلامی
لیگیا شوق وہان کھینچ کے میرا دامن

تھی مسلمانونکی ہمدردی قومی کی وہ بزم
تھی بناوٹ نہ ذرا صاف تھا بیساختہ پن

حاضر جلسہ تھے جو رکن منیب و نائب
ہر بشر آئین تھا پاکیزہ روش نیک چلن

واہ کیا منتخب اشخاص کا وہ مجمع تھا
حسن صورت پہ تھا ہر اک کی فدا خلق حسن

جتنے ارکان تھے اسمین تھے سب شیر و شکر
دو بھی ایسے نہ تھے جنمین کہ ہو باہم ان بن

بادشاہی کے وہ قابل تھے وزارت کیسی
خوش جبین انکا تھا محمود کا دستور حسن

انمین بھی افسر اعلے تھے دو بالا سب سے
کوئی بھی اونسا ہو گرچہ کرے لاکھ جتن

جنکی ہے مدح وہ ہین حضرت اشفاق حسین
انکا مسکن تو دہلی ہے سہسوان ہے وطن

حاجی و عالم ذی وقار و حکیم و حاکم
معدن لطف و کرم حلم و حیا کے مخزن

نسل مین خواجہ مودود کے ہین پشت بہ پشت
جد امجد ہین حسین اور ہے اب استاد حسن

پاک صورت ہی بہت نیک ہی سیرت از بس
رای صائب ہے جو تدبیر کی وہ مستحسن

پہلے تو ڈپٹی کلکٹر تھے گرامی نامی
اب ملا کرتی ہی سرکار سے انکو پنشن

خلق خالق نے کیا خلق ہین کس انسا خلیق
سامنے جنکے ہے دوست بھی ہمسر دشمن

اثر سرمۂ مازاغ ہی آنکھونمین عیان
جسطرف دیکھین ادھر حق ہی نظر مین روشن

پتلیان آنکھونکی کرسکتی نہین شوخ نگاہ
سامنے رہتی ہی پلکونکے حیا کی چلمن

میر مجلس بھی ہیں و شہر کے حاکم بھی وہ ہیں
جتنے جوہر کہ ہیں دنیا میں وہ سب ہیں ان میں
ہیں سخن سنج و سخن فہم و سخنور ایسے
کلمات انکے ہیں ایسے کہ نہیں دخل کلام
عکس لیے دا جو لطافت کا زبان ممدوح
وہادی جملہ نجادی ہے طبیعت انکی
کشف بسیط انکا ہے وہ علم وسیع
حافظہ ایسا کہ ہے یاد الست کا جواب
لطف تقریر ہے یہ موم صفت فورا نرم
خالی نا خیر سے دیکھی ہیں انکی کوششیں
انکی تاثیر سے سفارش کیلیے جتنے دن
ایک پیر وانکے جو منہ کھلو وہ منہ کی کھاوے
پھر کری ہی بھو جو سودا انکی کریں یار انکھیں
ایسا لالی ہے پیر رو زمین پیدا
ذات پاک انکی ہی راہ ہدایت کا چراغ
ہاتھ یتیموں پہ غریبوں پہ وہ شفقت انکی
عیش و آرام و خوشی سے وہ بسر کرتے ہیں
ہاں یتیموں کو فقط مشغلہ کسب کمال
ہو کہیں کا بھی کوئی بھی غریب و بیکس

کے لیے انصاف کری وہ ہر انداز اور زن
ہر ہنر انکا طبیعی ہے جبلی ہر فن
کہ انھیں مانتے ہیں وقت کے سب اہل سخن
باتیں وہ انکی ہیں چنیں کہ نہیں جائے سخن
دم میں ہوں تیز زبان مردم ابکم الکن
ہمہ دانی میں ذرا انکی نہیں شبہہ و ظن
من و عن جیسے احاطہ میں سبھی سر و علن
آنکی بات ہے گویا کہ وہ اقرار کہن
سننے والے کا اگر دل بھی ہو مثل آہن
پر اثر پائی گئی انکی ہمیشہ قد شکن
ہاتھ میں حاسدوں کے ہوئیگا انکا دامن
ایک من علم ہے اور عقل ہے انکی سو من
ہوش اڑ جاتے ہیں شجاعت کا ہے سب پیشہ ہرن
گرد ہیں کھاتے ہیں اسکے آگے ہیچ ہیں
چشم اسلامیہ کی وہ ہے شمع روشن
یاد ماں باپ کی ہے انکو نہ کچھ شوق وطن
شوق سے سیکھتے ہیں علم و ہنر پیشہ و فن
انکی شفقت سے ہیں سب بچے ہوئے رنج و محن
واسطے زندہ کے پوشاک ہے مردہ کا کفن

کارخانہ ہی عجب خیر کا اللہ اللہ
کہ نہیں سکتا ہون اوصاف جو اس بزم کی ہین
آبرو اس سے مسلمانونکی ہی یا اللہ

محفل قدس شریعت ۱۳ مین فضلی ہے رقم
سال سمت جو ہو درکار تو یہہ ہی تاریخ
آٹھوین سالگرہ کی یہہ ہی ہجری تاریخ

ہی ہر اک مفلس و مسکین کا ملاذ و مامن
دل من داند و من دانم و داند دل من
بزم اسلامیہ جاری رہی جون گنگ و جمن

عیسوی سال پسندیدہ چراغ روشن
صدق کی شرع کی اسلام کی ... روشن
بزم کا روز ترقی پہ ہے ...

ہوا تاریخ سے تو آل محمد فارغ
لکھ دعا کے بھی کچھ اشعار بطرز احسن

حشر تک سالگرہ اسکی یونہین ہو یارب
رہے گلزار اسیطرح الہی یہہ بزم
حامی و رکن و مددگار و نقیب و نائب
دشمن صدر کو ہو عارضہ ذات الصدر
سب ہین انکے رہین مثل حواس خمسہ
دائما شاہد امید ہم آغوش رہے
یا خدا یہہ تو کرین چہچہے اور انکے عدو
اور ہون مفسد و غماز و سخن چین کو نصیب
انکے حساد سدا روتے رہین جلتے رہین

لکھین تاریخ اسیطرح مدام اہل سخن
یونہین پھولا پھلا یارب رہے دین کا گلشن
شاد و آباد و سلامت رہین تا دور زمن
سینہ پر حاسد و بدخواہ کی لوٹے ناگن
احمد و فاطمہ حسنین و علی پانچون تن
شاد دلکو کرے دیدار مراد ونکی دلہن
شور و فریاد و فغان نالہ و آہ و شیون
حسرت و یاس قلق رنج و غم و درد و محن
آتش رشک پہ ہو اشک سے کار روغن

تمام شد مثنوی انجمن اسلامیہ بریلی

حضرات اہل اسلام

کیا آپ ایسے انجمن کی (جو یتیمون کی پرورش - لاوارث
اموات کی تجہیز و تکفین - مسلمانون کی ضروری ا
مذہبی کامون مین باحسن وجوہ اعانت عقد بیوگان مین
سعی کرے گورنمنٹ اور رعایا کی باہمی معاملات کسی
لائق خیرخواہ وکیل سے بدرجہا بڑھکر انجام دے)
ضرورت نہین سمجھتے - ایسا سمجھنا تو محض بدگمانی و نافہمی ہے
پس لازم ہی کہ اس انجمن افروز شمع اور خلق پرور چشمہ کے
بقا اور حفاظت اپنے ذمہ تصور فرما کر - مال سے
رائے سے جسطرح ہوسکے اسکی اعانت فرمائین جیسا کہ
حق سبحانہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہی وتعاونوا علی البر والتقوی
ایک دوسرے کی مدد نیک کامون مین کیا کرو - والسلام